بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 12

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈیا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ

16 ذی الحجہ 1420 ہجری 23 امان 1379 ہش 23 مارچ 2000ء

Postal Reg. NO : PB/1023/2000

1504. Mr. Er. M. Salam,
Depty Chief (Engg.)
R.E.C.Project Office,
HYHE ESTATE, UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

لندن۔ 11 مارچ 2000 (ایم ٹی اے انٹر نیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو فراست سے کام لیتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے کی توجہ دلائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

خدا کے مامورین کے آنے کیلئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کیلئے بھی ایک موسم

پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا

خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو

ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے جھوٹوں پر نہ ایک دم کیلئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔ کیا دنیا کے کیڑے محض سازش اور منصوبہ سے خدا کے مقدس مامورین کی طرح کوئی قطعی پیشگوئی کر سکتے ہیں۔ ایک چور جو چوری کیلئے جاتا ہے اس کو کیا خبر ہے کہ وہ چوری میں کامیاب ہو یا ماخوذ ہو کر جیل خانہ میں جائے۔ پھر وہ اپنی کامیابی کی زور شور سے تمام دنیا کے سامنے دشمنوں کے سامنے کیا پیشگوئی کرے گا مثلاً دیکھو کہ ایسی پُر زور پیشگوئی جو لیکھرام کے قتل کئے جانے کے بارے میں تھی جس کے ساتھ دن وقت تاریخ بیان کیا گیا تھا۔ کیا کسی شریر بد چلن خونی کا کام ہے۔ غرض ان مولویوں کی سمجھ پر کچھ ایسے پتھر پڑگئے ہیں کہ کسی نشان سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ براہین احمدیہ میں قریب سولہ برس پہلے بیان کیا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ میری تائید میں خسوف کسوف کا نشان ظاہر کرے گا۔ لیکن جب وہ نشان ظاہر ہو گیا۔ اور حدیث کی کتابوں سے بھی کُھل گیا کہ یہ ایک پیشگوئی تھی کہ مہدی کی شہادت کیلئے اس کے ظہور کے وقت میں رمضان میں خسوف کسوف ہوگا۔ تو ان مولویوں نے اس نشان کو بھی گاؤخورد کر دیا۔ اور حدیث سے منہ پھیر لیا۔ یہ بھی احادیث میں آیا تھا کہ مسیح کے وقت میں اونٹ ترک کئے جائیں گے۔ اور قرآن شریف میں بھی وارد تھا کہ وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ اب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل طیار ہو رہی ہے۔ اور اونٹوں کے الوداع کا وقت آگیا۔ پھر اس نشان سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں ستارہ ذوالسنین نکلے گا۔ اب انگریزوں سے پوچھ لیجئے کہ مدت ہوئی کہ وہ ستارہ نکل چکا۔ اور یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح کے وقت میں طاعون پڑے گی۔ حج روکا جائے گا۔ سو یہ تمام نشان ظہور میں آگئے۔ اب اگر مثلاً میرے لئے آسمان پر خسوف کسوف نہیں ہوا۔ تو کسی اَور مہدی کو پیدا کریں جو خدا کے الہام سے دعویٰ کرتا ہو کہ میرے لئے ہوا ہے۔ افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر ان لوگوں نے خدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھ بھی عزت نہ کی۔ اور صدی پر بھی سترہ برس گذر گئے۔ مگر ان کا مجدد اب تک کسی غار میں پوشیدہ بیٹھا ہے۔ مجھ سے یہ لوگ کیوں بخل کرتے ہیں۔ اگر خدا نہ چاہتا تو مَیں نہ آتا بعض دفعہ میرے دِل میں یہ بھی خیال آیا کہ مَیں درخواست کروں کہ خدا مجھے اس عہدہ سے علیحدہ کرے اور میری جگہ کسی اَور کو اس خدمت سے ممتاز فرمائے۔ پر ساتھ ہی میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ اس سے زیادہ اور کوئی سخت گناہ نہیں کہ مَیں خدمتِ سپرد کردہ میں بزدلی ظاہر کروں۔ جس قدر مَیں پیچھے ہٹنا چاہتا ہوں۔ اسی قدر خدا تعالیٰ مجھے کھینچ کر آگے لے آتا ہے۔ میرے پر ایسی رات کوئی کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں۔ مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے۔ لیکن مجھے اُسی کے منہ کی قسم ہے کہ میں اب بھی اُس کو دیکھ رہا ہوں۔ دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابو جہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ مَیں ہر روز اس بات کے لئے چشم پُر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاجِ نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں ہاں غلام دستگیر ہمارے ملک پنجاب میں کفر کے لشکر کا ایک سپاہی تھا جو کام آیا۔ اب ان لوگوں میں سے اس کی مثل بھی کوئی نکلنا محال اور غیر ممکن ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دُعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہونگے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اَور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سُپرد کی ہے اور اسی کیلئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ مَیں اس میں سُستی کروں۔ اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حیّ و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کیلئے ٹال دوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کیلئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کیلئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰ تا ۱۳)

بیسویں صدی کا آخری

جلسہ سالانہ قادیان

16-17-18 نومبر 2000ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 16، 17، 18 نومبر 2000ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 19 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بارہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 23/مارچ2000ء

مذہبی معلومات کی کمی یا عمداً شرارت؟

تسلسل کیلئے شمارہ نمبر ۹ ملاحظہ فرمائیں

《قسط-۲》

گزشتہ گفتگو میں ہم سابق سی-بی-آئی ڈائریکٹر مسٹر جوگندر سنگھ کے مضمون "اجتماعی تبدیلیٔ مذہب یقیناً ملک کیلئے باعثِ تشویش ہونا چاہئے" کے ایک پہلو کا جواب دے چکے ہیں جس میں موصوف نے اسلام کو ایک جنگی مذہب قرار دیا تھا۔

آج کی گفتگو میں ہم موصوف کے مضمون کے اس حصے پر کسی قدر عرض کرنا چاہتے ہیں جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

"تمام پیغمبر راہنمائی کرتے رہے ہیں لیکن ان کے الفاظ کو تحریری طور پر کتابی شکل دے کر خدائی ماننا نامناسب ہے"۔

جوگندر سنگھ صاحب دراصل یہ بات بھول گئے ہیں کہ ابتدائے کائنات سے دنیا کی ہدایت کیلئے آنے والے تمام انبیاء و رُسل اور رشیوں منیوں و گوروؤں نے یہی دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے انسانوں کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے اور یہ کہ خدا اپنے الہام و کلام کے ذریعہ بندوں کیلئے ہدایت کی تعلیم اِن پر نازل کرتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ان نبیوں کا یہ فرض تھا کہ اگر ان پر اُترنے والی تعلیم خدا کی طرف سے تھی تو وہ اس تعلیم کو آنے والی نسلوں کیلئے محفوظ کرتے۔ چنانچہ ہر نبی نے اپنی تعلیم کو ایک زمانے تک ایک مضبوط ہدایت نامے کے طور پر پیش کیا اور نبیوں کے بعد ان کے خلفاء ان تعلیمات کو پیش کرتے رہے لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے کسی بھی نبی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اس کی تعلیم تمام زمانوں کیلئے اور تمام دنیا کیلئے ہے اُن کی تعلیمات ایک وقت تک فائدہ پہنچاتی رہیں یہاں تک کہ دوسرا نبی آگیا جس سے وہ تعلیمات منسوخ ہو گئیں بالآخر ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا اور آپ نے خدا سے علم پاکر اعلان فرمایا کہ آپ پر نازل ہونے والا کلام نہ صرف تمام دنیا کیلئے ہے بلکہ آئندہ قیامت تک کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہے۔ چنانچہ اب صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے جو بقیہ تمام کتب مقدسہ کے مقابل پر آج بھی اسی شکل میں موجود ہے جس طرح روز اوّل میں نازل ہوا تھا۔ چنانچہ مشہور مؤرخ سر ولیم میور کو اس بات کا اقرار کرنا پڑا کہ دنیا میں شاید کوئی اور ایسی کتاب نہیں جس کا متن اصل حالت میں ہو جتنا کہ بارہ سو سال گزرنے کے بعد قرآن کا ہے۔

پس جو کلام خدا کی طرف سے نازل ہو گا اس کو خدائی کلام نہیں کہا جائے گا تو اور کیا کہا جائے گا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ باقی کلام اپنی ضرورتوں کو پورا کر کے اب منسوخ ہو چکے ہیں لیکن قرآن مجید اپنی پوری شان کے ساتھ انسانوں کی آج کی ضرورتوں کو بھی پورا کر رہا ہے اور آئندہ تا قیامت پوری کرتا رہے گا۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ قرآن مجید قیامت تک کے لئے اکمل و اتم کتاب ہے۔ کوئی بھی شخص قرآن مجید کی کسی ایک آیت کے متعلق ثابت نہیں کر سکتا کہ آج کی دنیا کو اس کی ضرورت نہیں یا یہ کہ آج کی دنیا میں کوئی ایسی کتاب بھی ہے جو قرآن مجید سے بڑھ کر انسان کی جسمانی و روحانی ضرورتوں کو پورا کر سکتی ہے۔ عبادت الٰہی کے ساتھ ساتھ شادی بیاہ، طلاق و خلع و راثت و حضانت، عدل و مساوات، اخوت و برادری سے لے کر سائنس و طب و تاریخ تک کوئی ایسا موضوع نہیں ہے۔ جس کو چھیڑ کر قرآن مجید نے اس کی مکمل صورت تک نہ پہنچا دیا ہو۔ مثال کے طور انسان کا چاند تک جانا اور دیگر سیاروں میں مخلوق کا ہونا نیز حقوق انسانی کیلئے اقوام متحدہ کا عالمی منشور کیا قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل نہایت اکمل طور پر پیش نہیں کیا؟

ویسے لطف کی بات یہ ہے کہ مضمون نگار کے مذکورہ اصول کے مطابق ہی اجتماعی تبدیلیٔ مذہب کا نظریہ بھی خود بخود نمودار ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ جب ایک نظریہ حتمی نہیں قرار پایا اور دوسرا نظریہ اس کی جگہ لے گا تو پہلے نظریہ کو چھوڑ کر لوگ دوسرے نظریہ کو اپنانے پر مجبور ہونگے یا نہیں؟ اور اسی چیز کا نام تو اجتماعی تبدیلیٔ مذہب ہے۔ مثال کے طور پر بقول مضمون نگار ۔ ویدوں کے ماننے والوں کو ہمیشہ کیلئے اس کو اپنے گلے کا ہار نہیں بنانا چاہئے بلکہ جب دوسری ہدایت آجائے تو اس کو قبول کر لینا چاہئے۔ اسی طرح تورات کے ماننے والوں کو انجیل کو قبول کر لینا چاہئے انجیل والوں کو قرآن قبول کر لینا چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ گویا اجتماعی طور پر تبدیلیٔ مذہب کا دروازہ تو خود مضمون نگار کے اپنے بیان سے ہی کھل گیا ہے۔ پس مضمون نگار نے اپنے ہی پیش کردہ فارمولے سے خود ہی اجتماعی تبدیلیٔ مذہب کا جواز بھی پیدا کر لیا حالانکہ بظاہر وہ اس کا شدید مخالف ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس نظریہ کے مطابق بالآخر اس دور میں سب سے آخری شرعی مذہب اسلام ہی رہ جاتا ہے جس کے بعد آج تک کوئی شریعت نازل نہیں ہوئی۔ پس ضروری ہے کہ قرآن شریف کو دل و جان سے قبول کیا جائے اور یا پھر ثابت کیا جائے کہ قرآن مجید سے بڑھ کر بھی کوئی شریعت نازل ہو چکی ہے۔ نزولِ قرآن مجید کے ایک ہزار سال بعد حضرت بابا نانک جی نے بھی کلجگ میں قرآن مجید کے مسلّمہ کتاب ہونے کی تصدیق فرمائی ہے۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں آپ کا فرمان یوں درج ہے۔ اس تعلق میں ہم گیانی منموہن سنگھ جی کے انگلش ترجمہ کو مقدس گورو گرنتھ صاحب کے اصل الفاظ کے ساتھ درج کرتے ہیں:

ਕਲਿ[87] ਪਰਵਾਣੁ[88] ਕਤੇਬ[89] ਕੁਰਾਣੁ ॥	In the Kalage[87], Quran has become the approved[88] book[89].
ਪੋਥੀ[90] ਪੰਡਿਤ ਰਹੇ[91] ਪੁਰਾਣ ॥	The Brahmans, the Hindu religious books[90] and Puranas are esteemed[91] not.
ਨਾਨਕ ਨਾਉ[92] ਭਇਆ ਰਹਮਾਣੁ[93] ॥	The Merciful Khuda[93] is now the Lord's Name[92], O Nanak.
ਕਰਿ[94] ਕਰਤਾ[95] ਤੂ ਏਕੋ[96] ਜਾਣੁ[97] ॥੭॥	Know[97] thou that there is but One[96] Creator[95] of the creation[94].

(شری گورو گرنتھ صاحب انگلش اینڈ پنجابی ٹرانسلیشن جلد ۶ صفحہ ۹۰۳(۲۹۴۵)شائع کردہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام قرآن مجید کی شان میں فرماتے ہیں:

"جاننا چاہئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی حیثیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو کھلا کھلا اعجاز اس کا یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے"۔

...اے بندگان خدا یقین رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر اِک زمانے میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے موجود نہ ہو قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول و فعل میں مطابقت ثابت ہو۔ (ازالہ اوہام مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۱)

پس جو خدائی کلام ہو گا اور جو اپنی بے نظیری کے ۱۴۰۰ سال سے پختہ دلائل پیش کر کے ہر ایک کو مقابلہ کی دعوت دے رہا ہے ایسے کلام کو خدائی کلام نہیں کہیں گے تو اور کیا کہیں گے؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:

"اگر قرآن شریف کا نازل کرنے والا خدا نہیں ہے تو کیونکر اس میں تمام دنیا کے علوم حقہ الٰہیہ لکھے گئے اور وہ تمام ادلّہ کاملہ علم الٰہیات کی کہ جن کے باستیفاء اور بصحت لکھنے سے سارے منطقی اور معقولی اور فلسفی عاجز رہے اور ہمیشہ غلطیوں میں ہی ڈوبتے ڈوبتے مر گئے وہ کس فلاسفر بے مثل و مانند نے قرآن شریف میں درج کر دیں اور کیونکر وہ اعلیٰ درجہ کی مدلّل تقریریں کہ جن کے پاک اور روشن دلائل کو دیکھ کر مغرور حکیم یونان و ہند کے اگر کچھ شرم ہو تو جیتے ہی مر جائیں ایک غریب اُمی کے ہونٹوں سے نکلیں"۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۷-۱۲۸)

بالآخر ہم ایک مشہور فرنچ مستشرق مسٹر Maurice Bucaille کی شہادت پیش کرتے ہیں جو اس نے قرآن مجید کی شان میں بیان کرتے ہوئے اُسے جدید سائنس سے حد درجہ مطابق بتایا ہے موصوف لکھتے ہیں۔

"جب میں نے پہلی دفعہ قرآنی الہامات کا مشاہدہ کیا تو یہ سب کچھ بغیر کسی سوچے سمجھے خیال کے بالکل غیر جانبدارانہ تھا۔ میں اُس درجہ مطابقت کو دیکھنا چاہتا تھا جو قرآن اور جدید سائنس کے درمیان ہے۔ مختلف تراجم سے میں یہ بات جانتا تھا کہ قرآن نے سبھی قسم کے قدرتی مظاہر کی طرف اشارہ کیا ہے مگر مجھے اس کا صرف خلاصۃً علم تھا۔ مگر جب میں نے عربی زبان میں اس کا گہرائی سے مطالعہ کیا تو میرے سامنے ثبوتوں کی ایک فہرست تیار ہو گئی جن سے صاف ظاہر تھا کہ قرآن میں ایک واحد جملہ بھی ایسا نہیں جو کہ جدید سائنسی نقطہ نظر سے مطابقت نہ رکھتا ہو"۔

(The bible the Quran and science Introduction Page VIII)

موصوف نے مزید لکھا کہ: ـــ

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

یہ سال وقف جدید کے لئے ایک نمایاں سنگ میل بن کر ابھرا ھے

یہ سال بکثرت غیر معمولی برکات لے کر آیاہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۷/ جنوری ۲۰۰۰ء بمطابق ۷/ صلح ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہاہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – ملٰك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿قُلْ لِعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خِلٰلٌ﴾۔(سورۃ ابراهیم آیت ۳۲)

تو میرے ان بندوں سے کہہ دے کہ جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیاہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور علانیہ طور پر بھی خرچ کریں۔ پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہو گی اور نہ کوئی دوستی (کام آئے گی)۔

(سورۃ ابراہیم :۳۲)

اس آیت کا انتخاب میں نے اس غرض سے کیاہے کہ آج کے خطبہ کے موضوع میں دو باتیں اکٹھی شامل ہیں۔ایک وقف جدید کا اعلان ہو گا نئے سال کا، اس کی مالی تحریک ہے۔اور دوسرے نمازوں کے قیام کے متعلق میں خصوصیت سے تحریک کرنا چاہتا ہوں جو دراصل رمضان کا سبق ہے اور رمضان اپنے پیچھے چھوڑ کے جارہاہے ۔اس مختصر تعارف کے بعد آج سب سے پہلے تو میں جمعۃ الوداع کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو آج رمضان کا آخری دن ہے اور جمعۃ الوداع ہے۔ یہ سال بکثرت غیر معمولی برکات لے کر آیاہے جس کا تفصیلی ذکر میں آگے چل کر کروں گا۔ سر دست صرف جمعۃ الوداع سے متعلق کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

آج کا دن وہ دن ہے کہ تمام دنیا میں مساجد اتنی بھر گئی ہیں کہ کبھی سارا سال بلکہ رمضان مبارک کے دوران بھی مساجد اس طرح نہیں بھری تھیں اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اور کوئی بھی نیکی نہ ہو تو صرف جمعۃ الوداع کو حاضر ہو جانا ہی ان کی بخشش کا سامان مہیا کر دے گا۔ بخشش کے کام تو اللہ کے ہیں وہ جس کو چاہے بخشتاہے جس کو چاہے نہ بخشے مگر یہ وہم ہے کہ جمعۃ الوداع کو ایک ایسی اہمیت حاصل ہے کہ اس میں شمولیت سے خواہ سارا سال بدیوں میں مبتلا رہے انسان کے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اس پہلو سے جب میں نے حدیثوں کا مطالعہ کیا تو پتہ لگا کہ حدیث میں کہیں جمعۃ الوداع کا کوئی ذکر نہیں۔ لیلۃ القدر کی اہمیت کا ذکر ہے مگر جمعۃ الوداع کی اہمیت کا کوئی ذکر کسی حدیث میں نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہو تاہے کہ یہ فرضی قصے بعد میں گھڑے گئے ہیں اور جب تنزل ہوا ہے مسلمانوں میں تو اس میں کسی وقت جمعۃ الوداع کا خیال آہستہ آہستہ راہ پکڑ گیا اور اس کی وجہ سے بہت سی خرابیاں لاحق ہوئی ہیں۔

یہ جمعہ نیکیوں کو وداع کرنے کا جمعہ نہیں ہے۔ یہ سب سے پہلی اور اہم بات ہے جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ ہر سال جمعۃ الوداع کے موقع پر میں یہی پیغام دیا کر تا ہوں کہ یہ وداع نیکیوں کا وداع نہیں ہے کہ جس طرح بچے ٹاٹا کر دیتے ہیں کہ اچھا نیکیو! چھٹی ہوئی، تم سے رخصت ہوئے۔ بلکہ اگر جمعۃ الوداع کی کوئی اہمیت ہے تو صرف یہ اہمیت ہونی چاہئے کہ جمعۃ الوداع کے موقع پر اپنے سارے وہ سبق انسان دوہرائے جو رمضان مبارک میں سیکھے تھے اور ان اسباق کو اپنے نفس پر چسپاں کرے اور پھر اگلے سال کی تیاری کرے تو یہ وداع کے ساتھ استقبال کا بھی جمعہ ہے جس کے ساتھ اگلے سال کے رمضان کے استقبال کی ذہنی تیاری ہوتی ہے۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت خصوصیت سے اس اہم بات کو یاد رکھے گی کہ جمعۃ الوداع کو **محض رخصت کا جمعہ** نہیں بلکہ استقبال کا جمعہ بھی قرار دیں گے اور اس استقبال کے جمعہ سے سب سے زیادہ اہم سبق جو رمضان مبارک میں ہم نے سیکھاہے وہ نمازوں کی پابندی ہے۔ پانچ وقتہ نمازوں کی پابندی تو لازم ہے اس کے بغیر تو روزہ ہو ہی نہیں سکتا اور اس کے علاوہ تراویح یا تہجد کی نماز یہ تقریباً فرض کی طرح ہی سمجھنی چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تہجد کی نماز میں مداومت اختیار فرمائی۔ پس یہ سبق ہے جو جماعت کو آئندہ سال کے لئے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال کے رمضان تک ہماری نیکیوں کو بقا بخشے اور ایک تسلسل عطا فرمائے۔

اب میں امسال جو خصوصیت سے بعض اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے امور رونما ہوئے ہیں جن کو اتفاقی نہیں کہا جاسکتا ان کے اندر ضرور کوئی گہری حکمت ہو گی اور جو حکمتیں بھی لوگوں کی سمجھ میں آئی ہیں ان سے ایک نتیجہ ضرور اخذ کیا جاسکتا ہے کہ یہ سال جماعت کے لئے غیر معمولی برکتوں کا سال ہو گا۔ کن معنوں میں ہو گا اللہ بہتر جانتا ہے۔ اب میں اس جمعہ میں جو اس سال کی خصوصیات ہیں ان کا خاص طور پر ذکر کرتا ہوں۔ ان خصوصیات کی طرف میری توجہ تو نہیں گئی تھی مگر امام صاحب نے خصوصیت سے لکھ کر یہ نکات بھیجے کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ سال ایک خاص سال ہے، کوئی عام سال نہیں اور ان نکات میں صادق محمد صاحب طاہر نے بھی اپنی طرف سے کچھ چیزیں شامل کرلیں جو درست ہیں۔ مگر اب میں سب اکٹھی آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

اس سال کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا اور اختتام بھی جمعہ کے مبارک دن سے ہو رہاہے۔

اس سال کے عین وسط میں دو جولائی کو بھی جمعہ کا مبارک روز تھا۔ ۱۸۲ روز اُس سے پہلے گزر چکے تھے اور ۱۸۲ روز اس کے بعد آئے۔ اس سال کے آغاز کے وقت رمضان کا مبارک مہینہ تھا اور سال کا اختتام بھی رمضان کے مبارک مہینہ میں ہو رہاہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ایک ہی سال میں دو رمضان آئے ہیں۔ اس سال میں آنے والے رمضان مبارک کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا اور رمضان مبارک کا آخری دن بھی جمعۃ المبارک ہے۔ اس رمضان مبارک کے عین وسط میں یعنی ۱۵/ رمضان کو بھی جمعہ تھا۔ اس سال میں آنے والے رمضان مبارک میں جمعۃ المبارک کا دن پانچ دفعہ آیا ہے جو بہت شاذ ہو تاہے۔ باوجود اس کے کہ تیس کا مہینہ نہیں ۲۹ کا ہے مگر اس ۲۹ کے مہینے میں بھی پانچ دفعہ جمعہ آیاہے اور آخری عشرہ میں جمعۃ المبارک دو بار آیاہے۔

اس سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے Friday the Tenth یعنی دس تاریخ کا مبارک جمعہ دو بار رونما ہواہے۔ پہلا موقع دس ستمبر کو تھا اور دوسرا دس دسمبر کو تھا جس روز رمضان کے مہینہ کا آغاز ہوا۔ یہ فرائیڈے دی ٹینتھ نے جو برکتیں ہمارے لئے چھوڑی ہیں اور خاص طور پر میری صحت پر اس کا جو غیر معمولی اثر رونما ہواہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ اس سال میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم اور احسان سے ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار دو سو چھبیس افراد کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کا عظیم الشان نشان دکھایا۔ تاریخِ ادیانِ عالم میں اس قسم کا واقعہ پہلے کبھی رونما نہیں ہوا۔

احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں اس سال منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں کل

حاضری اکیس ہزار سے زائد تھی جن میں سولہ ہزار نو مبایعین تھے۔ پس یہ بھی ایک غیر معمولی واقعہ ہے کہ اکیس ہزار آدمی بھی بہت بڑی بات ہے قادیان کے لئے مگر اس میں سولہ ہزار نو مبایعین ہوں۔ اس تعداد میں نو مبایعین کی جلسہ سالانہ میں شمولیت فتح و نصرت کا ایک اور سنگ میل ہے۔

جہاں تک مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا تعلق ہے اس سال پہلی بار ڈیجیٹل ٹرانسمشن کو اپنا کر ترقی کے ایک نئے دور میں ایم ٹی اے داخل ہوئی ہے۔ باقی دنیا میں جو بڑی بڑی ٹیلی ویژن کمپنیاں ہیں وہ بھی ڈیجیٹل پہ جا رہی ہیں اور آئندہ ڈیجیٹل کا زمانہ آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس سال جماعت احمدیہ کو بھی یہ توفیق مل گئی۔

اور امسال ۱۱ر اگست کو مکمل سورج گرہن ہوا جو سائنسی اعتبار سے غیر معمولی اہمیت رکھتا تھا۔ اور اسی سورج گرہن کے موقع پر مجھے بھی پہلی بار نماز خسوف پڑھانے کی توفیق ملی۔ امسال ۲۲ر دسمبر کو رمضان مبارک کی چودھویں رات کا چاند غیر معمولی طور پر بڑا اور معمول سے بہت زیادہ روشن ہو کر چمکا۔ اس کے متعلق سائنس دان کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ایک سو تینتیس سال کے بعد ہوا اور چاند اتنا روشن تھا کہ اس کا نور کناروں سے چھلک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی کہ باوجود اس کے کہ یہ بادلوں کا مہینہ ہے اس وقت بالکل کوئی بادل نہیں تھا اور بالکل صاف یہ چاند لوگوں کو دکھائی دے رہا تھا جو نماز تہجد کے لئے اٹھے ہوئے تھے۔ مطلب ہے جو تہجد پڑھتا تھا اس کو بھی اور جو دوسرے تھے ان کو بھی یہ چاند صاف دکھائی دے رہا تھا۔ آئندہ ایک سو سال تک سائنس دانوں کا خیال ہے کہ دوبارہ ایسا ابھرا ہوا چاند دکھائی نہیں دے گا۔

اب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں نمازوں پر بھی زور ہے اور غیر معمولی زور ہے اور پھر مالی قربانی پر بھی زور ہے جس کی ضرورت پیش آئے گی کیونکہ اب وقف جدید کے آئندہ سال کا اعلان بھی ہونے والا ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضورؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھو۔ تو یہ پانچ وقت کی نماز کا جو سبق ہمیں رمضان نے دیا ہے یہ جمعۃ الوداع نہیں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آخری نصیحت تھی جو مسلمانوں نے سنی اور اسی نصیحت کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ جو حاضر ہے وہ غیر حاضر کو آگے پہنچا دے۔ (ترمذی ابواب الصلاۃ) سو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں اس نصیحت کو آپ لوگوں تک اب پہنچا رہا ہوں اور بری الذمہ ہو رہا ہوں کہ نمازوں کی حفاظت کریں۔

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تہجد پر زور نہیں دیا کیونکہ اصل پانچ نمازیں ہیں جو فرض ہیں۔ فرائض کی بات ہو رہی تھی، تہجد اس کے علاوہ ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے کہ ہمیشہ بلا ناغہ آپ نے تہجد پڑھی ہے۔ پھر فرماتے ہیں "ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب مَیں کوئی حکم دوں اس کی اطاعت کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے ربّ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "خدا کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ضرور ملے گا۔ (بخاری کتاب الایمان باب انما الاعمال بالنیات)۔

حضرت کبشۃ انماری سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "تین چیزوں کے بارے میں مَیں قسم کھا کر تمہیں بتاتا ہوں اُنہیں اچھی طرح یاد رکھو۔ صدقہ بندے کے مال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرتا"۔ یہ وہم ہے کہ صدقہ سے مال میں کمی آتی ہے۔ اللہ ہزار طریقے سے صدقہ دینے والوں کے اموال میں برکت ڈال دیتا ہے اور کمی کی بجائے کئی طریقوں سے اس کو بڑھاتا ہے۔ وہ لوگ جن کو مالی قربانی کی عادت ہے وہ جانتے ہیں کہ کئی قسم کے اخراجات ہی ہیں جو ہونے والے ہوتے ہیں وہ ٹل جاتے ہیں اور مالی قربانی کی برکت سے انسان کے اموال ہمیشہ بڑھتے ہیں کبھی بھی کم نہیں ہوئے۔

پتے کی پتھری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے

مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔
Phone No : 01872-71152
حکیم عبد الحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

پھر فرمایا "جب بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے اور عزت بخشتا ہے"۔ پھر فرمایا "جس نے سوال کرنے کا دروازہ کھولا اللہ تعالیٰ اُس کے لئے فقر اور محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔ (ترمذی کتاب الزهد باب مثل الدنیا مثل اربعة نفر)۔ پس یہ جو عادت ہے لوگوں سے مانگنے کی خواہ زبان حال سے ایسی شکل بنا کے مانگا جائے کہ بظاہر نہ بھی مانگو تب بھی مانگنا ہی مراد ہو یہ ناپسندیدہ بات ہے۔ اس سے مال میں برکت کبھی نہیں پڑتی ہمیشہ اس سے اموال میں کمی آتی ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مانگنے کی عادت کی بڑی وضاحت کے ساتھ نہی فرمائی ہے ہرگز مانگنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہئے۔

بعض صحابہ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس طرح زور دے کر مانگنے کے بارہ میں اتنی احتیاط برتی ہے کہ ایک صحابی گھوڑے پر سوار جا رہے تھے ان کے ہاتھ سے سانٹا گر گیا۔ اترے، گھوڑے کو ایک جگہ باندھا اور آ کے سانٹا پھر اٹھا لیا۔ ایک مسافر، راہ گیر اور بھی دیکھ رہا تھا اس نے کہا آپ نے یہ کیا کیا ہے، مجھے کہتے میں آرام سے آپ کو گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے آپ کا سانٹا پکڑا دیتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے آنحضرت ﷺ سے خود یہ سنا ہے کہ مانگا نہ کرو۔ پس میں اتنی سختی سے اس پر عمل کرتا ہوں کہ میں نے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ اپنا گرا ہوا سانٹا کسی سے مانگ لوں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار لو بشق تمرة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اُسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور اُسے بڑا جانور بنا دیتا ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

اب اس میں پیش نظر رکھنا چاہئے کہ کوئی کھجور یہ تو نہیں کہ واقعۃً بڑھ رہی ہے، پہاڑ کی طرح ہو رہی ہے اور جنت میں وہ کھجور کا پہاڑ کسی کو مل جائے گا۔ یہ سارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نصائح کے طریق ہیں اور مراد یہ ہے کہ ایک کھجور اگر پہاڑ جتنی ہو سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی خاطر خلوص کے ساتھ قربانی کرنے والے کو اتنی برکت دے گا جیسے کھجور اور پہاڑ کا فرق ہوتا ہے، اتنی زیادہ برکات اس کو عطا ہوں گی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے"۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

پس مال کی عطا کے ساتھ علم کی عطا بھی ہے اور قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے اور احادیث نبوی سے جو تشریح ملتی ہے کہ خدا کی راہ میں نہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے، نہ علم خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔ علم میں جو کمی نہیں آتی اس کو تو دنیا والے بھی سمجھتے ہیں کہ علم کی تقسیم سے علم بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا مگر مال کے متعلق ان کو سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیسے بڑھتا ہے مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا ہے برحق ہے اور ہمیں اپنی جماعت کے تجربے سے پتہ ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کے مال کم نہیں ہوا کرتے، بڑھا کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے"۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع)

یہاں رفع کا ذکر بھی ہے۔ رَفَعَهُ اللّٰهُ اور اس کو ہم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع کے متعلق بھی ایک نظیر کے طور پر پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ خدا ایک زنجیر کے ذریعے اپنے متواضع بندے کو اٹھاتا ہے، اس کا رفع کرتا ہے اور ساتویں آسمان تک پہنچا دیتا ہے۔ کبھی یہ تو نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی بندہ سجدے میں گیا ہو اور کوئی زنجیر اترے اور اس کو اٹھا کے لے جائے۔ مراد یہ ہے کہ ساتویں آسمان تک اس کی نیکیوں کی بنائی ہوئی زنجیر، اس کے تقویٰ کی زنجیر، اس کی فنا فی اللہ کی زنجیر جتنا بھی اس کا مرتبہ مقرر کرتی ہے اتنا ہی وہ اٹھ جاتا ہے یہاں تک کہ آخری حد ساتواں آسمان ہے اور اس سے اونچا رفع سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اور کسی کا نہیں ہوا۔

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے، اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی باب

فضل النفقة فی سبیل اللّه)۔ تو یہاں سات سوگنا کے متعلق بھی جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کئی دفعہ یہ بات آپ کو سمجھائی جاچکی ہے کہ سات کا لفظ مراد یہ نہیں کہ سات سوگنا واقعۃً ملتا ہے جہاں قرآن کریم نے سات بالیوں کی مثال دی ہے، ایک دانے سے سات بالیاں نکلیں ان میں سات سودانے ہوں وہاں ساتھ یہ بھی اللہ نے فرمایا ہے کہ جس کے لئے چاہے اس کو بڑھا بھی دیتا ہے۔ تو پہلی کھجور والی حدیث تھی وہ اور دوسری احادیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے صاف پتہ چلتا ہے کہ سات سو کا لفظ ایک محاورہ بھی ہے اور عرف عام میں زمینداروں کے تجربہ میں بھی یہ بات آجاتی ہے کہ ایک دانہ سات سودانوں میں تبدیل ہو جائے لیکن اصل جو بنیادی بات ہے وہ یہی ہے کہ نیکیاں ہیں جو بڑھتی ہیں اور سات سوگنا نہیں بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور نمو پاتی ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ فرمایا "اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ مَیں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ مَیں نے کچھ کیا ہے"۔(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹۸)۔

اب یہ بھی معرفت کی بات ہے خدمت کی توفیق کسی کو مل جائے اور وہ اپنے زعم میں یہ سمجھے کہ میں نے کچھ کر دیا ہے یہ بدی بن جاتی ہے اور خدمت نہیں رہتی۔ پس ہر انسان کو یہی سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کی عطا تھی۔ اس میں سے کچھ میں نے خرچ کر دیا اور بہت سا اپنے لئے بھی رکھ لیا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مجھے کچھ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

اور جو خرچ اس دنیا میں انسان خدا کی راہ میں کرتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک اور حدیث کے مطابق وہی ہے جو اس کا ہے۔ جو اس نے بچوں کے لئے پیچھے چھوڑ دیا وہ اس کا نہ رہا۔ جو اس نے خرچ کر دیا وہ تلف ہو گیا۔ لیکن جو اس کا ہے جو خدا کے حضور اس کو ملے گا اور بڑھ چڑھ کر ملے گا، بڑھا چڑھا کر دیا جائے گا وہ وہی مال ہے جو انسان خدا کی خاطر خرچ کرتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "صدقات ایسی چیزیں ہیں کہ ان سے دنیاوی منازل طے ہو جاتی ہیں۔ اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دی جاتی ہے"۔(الحکم۔ ۲۴ر فروری ۱۹۰۱ء)۔ اب خرچ کرنے سے صرف یہ مقصد نہیں کہ مال میں برکت پڑتی ہے بلکہ اخلاقِ فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ بہت گہری بات ہے کہ جب انسان خدا کی خاطر خرچ کرتا ہے اس کے اخلاق میں بھی ترقی ہوتی ہے اور پھر ایک نیکی اور بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق عطا فرماتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے تھوڑا سا دینا شروع کیا اور رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو تھوڑے کا ایسا چسکا پڑا کہ اس کے بعد زیادہ پھر اور زیادہ دینا شروع کر دیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات بہت ہی صحیح فرمائی ہے کہ نیکیاں مال خرچ کرنے کے نتیجے میں عطا ہوتی ہیں اور بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ مَیں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں برکت دیتا ہے"۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۰)۔ اب یہ کثرت کے ساتھ نو مبایعین کا دور ہے اور ہم پوری توجہ کر رہے ہیں کہ ہر نو مبایع بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ یہ تحریک کامیاب ہو گی۔ ابھی تک تو اس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں اور کثرت سے نو مبایعین خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈال رہے ہیں اور وقف جدید کی راہ میں بھی ان نئے آنے والوں کو بکثرت شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ آخری اقتباس میں نے رکھا ہے۔ "اے عقلمندو! خدا کے راضی کرنے کا یہ وقت ہے کہ پھر نہیں ملے گا...... خدا کی راہ میں صدق دل سے خدمت کے لئے حاضر ہو جانا ایک ایسا مبارک امر ہے جو در حقیقت اور تمام مشکلات اور آفات کا علاج ہے۔ پس جس کو یقین ہے کہ خدا برحق ہے اور دین و دنیا میں اس کی عنایات کی حاجت ہے اس کو چاہئے کہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دے اور بخل کے دِق میں مبتلا ہو کر اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ اس عالی سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے وہی لائق ہے جو ہمت بھی عالی رکھتا ہو اور نیز آئندہ کے لئے ایک تازہ اور سچا عہد خدا تعالیٰ سے کرے کہ وہ حتی الوسع بلاناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے سعی کرتا رہے گا"۔(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۶۵)

اب میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں جو چند امور آپ کے سامنے رکھنے کے لئے چنے ہیں لمبی فہرست میں سے اس کو مختصر کر کے آپ کے سامنے رکھا جارہا ہے کیونکہ اعداد و شمار کی بحث میں عموماً لوگ زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ وہ ان کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے کوشش کی جاتی ہے کہ ہر دفعہ کے اعداد و شمار ایسے آسان طریقے پر بیان ہوں کہ سب کو ان کی سمجھ آسکے۔

مختصر تعارف یہ ہے کہ وقف جدید کا آغاز ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے خود مجھے بلا کر یہ بات سمجھائی کہ میں نے پہلا نام تمہارا رکھا ہے۔ اس کی حکمت اس وقت تو مجھے سمجھ نہیں آسکی کیونکہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر بھی ہمارے وقف جدید کے صدر رہے ہیں ان کا نام دوپہ رکھنے کی کیا حکمت تھی۔ شاید یہ مراد ہو کہ میرا وقف جدید سے گہرا تعلق ہونا تھا اور وقف جدید کے سلسلے میں جتنے دورے پاکستان بھر کی دیہاتی جماعتوں کے کرنے کی مجھے توفیق ملی ہے شاید کسی انسپکٹر کو بھی اس طرح دوروں کی توفیق نہ ملی ہو اور اندرونی طور پر سب لوگوں کی کمزوریاں اور برائیاں دیکھنے کا موقع مل گیا۔ کلمہ تک درست کروانے کا موقع ملا۔ لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ تو دیتے ہیں مگر بعض دفعہ اس کا تلفظ بھی بگڑا ہوا ہوتا ہے اور پھر ان بنیادی چیزوں کے معانی، سورۃ فاتحہ کے معانی یہ بیان کرنے کا بھی اس سفر میں مجھے موقع ملتا رہا۔ تو اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی احسان ہے کہ وقف جدید سے میری بچپن ہی سے ایک نسبت قائم ہوئی ہے جو اللہ کے فضل کے ساتھ اس تحریک کے لئے بھی برکت کا موجب بنی ہے۔

امسال اس لحاظ سے یکم جنوری ۲۰۰۰ء سے اس تحریک کا تینتالیسواں (۴۳واں) سال شروع ہو گیا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا تاکہ بچپن ہی سے دلوں میں اس تحریک میں شمولیت کا احساس پیدا ہو اور بڑھتا چلا جائے۔ ۲۵ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو مَیں نے یہ تحریک پہلی بار پوری دنیا تک وسیع کرنے کا اعلان کیا۔ اس سے پہلے یہ تحریک صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش تک ہی محدود سمجھی جاتی تھی یعنی وہاں کے (احمدی) اس کی مالی قربانی میں حصہ لیا کرتے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ ساری دنیا کا حق ہے کہ اس مالی قربانی سے ان کو کیوں محروم کیا جائے۔ چنانچہ پہلی بار سب دنیا میں اس تحریک کو وسعت دینے کا اعلان کیا۔

اس پندرہ سال کے عرصہ میں اب تک یہ تحریک پورے ایک سو ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اس پہلو سے یہ سال وقف جدید کے لئے بھی ایک نمایاں سنگ میل بن کر ابھرا ہے۔ اس نئے سال کی برکات میں سے یہ بھی ایک نمایاں برکت ہے۔ الحمد للہ۔

اس وقت تک موصولہ رپورٹوں کے مطابق وقف جدید کی کُل وصولی دس لاکھ چوہتر ہزار پانچ سو پاؤنڈ بنتی ہے۔ ۱۰,۷۴,۰۰۰ پاؤنڈوں میں ہے یعنی روپوؤں کو بھی پاؤنڈوں میں تبدیلی کر لیا گیا ہے۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے اکتالیس ہزار پانچ سو پاؤنڈ (۴۱,۵۰۰ پاؤنڈز) زیادہ ہے۔ اور اسی طرح وقف جدید کے مجاہدین کی تعداد میں بھی اس سال ۲۴۵۳۸ (چوبیس ہزار پانچ صد اڑتیس) کا اضافہ ہوا ہے۔ جن میں سے ایک بڑی تعداد نو مبائعین کی ہے۔

امریکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی وقف جدید کی مالی قربانی میں دنیا بھر میں اول رہا ہے۔ جہاں تک نئے مجاہدین کو شامل کرنے کا تعلق ہے اس میں بھی امریکہ کا کام نمایاں ہے۔ انہوں نے امسال پانچ سو نواسی (۵۸۹) نئے مجاہدین بنائے ہیں جن میں سے اُنچاس (۴۹) نو مبایعین ہیں یعنی امریکہ میں ہی امسال جنہوں نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی انہوں نے وقف جدید میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا۔ پاکستان کو جو امریکہ کے بعد امسال بھی دوسرے نمبر پر ہے شدید اقتصادی مشکلات کے باوجود مقررہ ٹارگٹ سے بڑھ کر ادائیگی کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔ جماعت جرمنی حسب سابق دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر ہے۔ برطانیہ نے امسال جرمنی سے آگے بڑھنے کے لئے بہت زور مارا مگر کچھ پیش نہیں گئی۔ برطانیہ نے کچھ رونڈ بھی مارے اس میں۔ وہ اس طرح کہ دوسرے اموال میں سے جو جماعت کی عام کمائی میں سے بچے ہوئے تھے اس میں سے وقف جدید میں بھی ڈال دئے اور کچھ نہیں

تبلیغ دین و نشر و اشاعت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

ارشاد نبویؐ

خَیر الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794, 27-0471

تواس طرح تو جرمنی کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔ مگر زندہ باد جرمنی کہ انہوں نے آگے نہیں نکلنے دیا اور اپنی تیسری پوزیشن کو بحال رکھا۔

اس پہلو سے مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کے نام یہ ہیں۔ امریکہ نمبر ۱، پاکستان نمبر ۲، جرمنی نمبر ۳، برطانیہ نمبر ۴، کینیڈا نمبر ۵، بھارت نمبر ۶، سوئٹزرلینڈ نمبر ۷، انڈونیشیا نمبر ۸، جاپان نمبر ۹، بلجیم نمبر ۱۰۔

امسال وقف جدید میں نمایاں کام کرنے والوں میں ناروے بھی ہے، برما، ہالینڈ، فرانس، ماریشس، اور بوسنیا بھی قابل ذکر ہیں۔ بوسنیا اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال پہلی بار بوسنیا کو وقف جدید میں شمولیت کی توفیق ملی اور یہ آغاز صرف چھ مجاہدین وقف جدید کے ذریعہ ہوا جبکہ اس سال انتیس (۲۹) مجاہدین نے وقف جدید میں شرکت کی۔

کئی نئی جماعتوں کو بھی پہلی بار وقف جدید میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے جس کی وجہ سے یہ سال ایک سو تک پہنچا ہے۔ نئی جماعتیں کل ملا کر ایک سو یہ جماعتیں بن جاتی ہیں مڈغاسکر، بلغاریہ، چیک ریپبلک، سلواک، گنی کناکری، مالی، ملاوی، برونڈی، مراکش، تیونس، آسٹریا، یونان، بھوٹان، نیپال، البانیہ، مقدونیہ اور ایتھوپیا۔ اس طرح الحمد للہ کہ امسال سترہ نئے ممالک وقف جدید میں شامل ہوئے جن میں آخری شامل ہونے والا ایتھوپیا ہے۔ حبشہ جسے کہتے ہیں اور یہ صرف دو چار دن پہلے ہی اطلاع ملی ہے کہ ایتھوپیا کو بھی وقف جدید میں شامل ہونے کی توفیق مل گئی ہے۔

پاکستان کی جماعتوں میں وقف جدید کی مجموعی وصولی کے لحاظ سے ربوہ کو حسب سابق اول مقام حاصل ہے۔ اور ربوہ وقف جدید دفتر اطفال میں بھی اس سال اوّل رہا ہے۔ دیگر نمایاں خدمت کرنے والے اضلاع میں یہ اسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے انہوں نے خدمت میں حصہ لیا ہے اور آگے بڑھے: کراچی، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ، فیصل آباد، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، عمر کوٹ، بہاولنگر، گجرات، سرگودھا، نارووال یہ شامل ہیں۔

اب اس خطبے کا میں اختتام کرتا ہوں جتنی ساری باتیں متفرق سمیٹنے والی تھیں کوشش کی ہے ان سب کو میں نے سمیٹ لیا ہے۔

ملینیم کا آغاز، برطانوی حکومت نے غلطی تسلیم کر لی

حکومت نے ہمیشہ یہی سمجھا ہے کہ ملینیم یکم جنوری ۲۰۰۱ء کو شروع ہوگا (لارڈ میکنٹوش)

غلطی کے ذمہ دار نیا کیلنڈر مرتب کرنے والے پادری ہیں، عیسیٰ چار قبل مسیح میں پیدا ہوئے

لندن (جنگ نیوز): برطانوی حکومت نے اس غلطی کو تسلیم کر لیا ہے کہ نئے ملینیم کی تقریبات اس کے صحیح طور پر آغاز سے ایک سال قبل ہی شروع ہو رہی ہیں۔ اب جبکہ ملینیم ڈوم اور دوسری تقریبات پر کئی ملین پاؤنڈ خرچ ہو چکے ہیں حکومت نے تسلیم کر لیا ہے کہ نیا ملینیم یکم جنوری ۲۰۰۰ء کو نہیں بلکہ یکم جنوری ۲۰۰۱ء کو شروع ہوگا۔

دنیا بھر میں تاریخ کے سب سے بڑے جشن کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ قبل حکومت کا یہ اظہار بڑا دلچسپ ہے کہ یہ تقریبات ایک سال قبل شروع کی جا رہی ہیں۔ حکومت کے ڈپٹی چیف وہپ لارڈ میکنٹوش نے کہا ہے کہ وہائٹ ہاؤس دراصل اس بارے میں محض عام لوگوں کا ساتھ دے رہا ہے کہ نئی صدی کب شروع ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس امر کو ہمیشہ تسلیم کرتی آئی ہے کہ نیا ملینیم یکم جنوری ۲۰۰۱ء کو شروع ہوگا مگر بہت سے لوگ اس کا جشن ۲۰۰۰ء میں ہی منانا چاہتے ہیں۔ یہ فیصلہ ۱۹۹۴ء میں کیا گیا تھا کہ ملینیم کمیشن بہت سے منصوبوں کو ۲۰۰۰ء میں فنڈز مہیا کرے گا تاکہ نئے ملینیم میں داخل ہوا جائے۔ شراب خانوں کو مزید ۳۶ گھنٹے کھلا رکھنے کی اجازت اسی سال ہوگی اور ملینیم ڈوم جس پر ۷۵۸ ملین پاؤنڈ کی لاگت آئی ہے غالباً اس وقت بند ہوگا جب صحیح معنوں میں ملینیم شروع ہوگا۔ اس بات کا بھی کوئی امکان نہیں ہوگا کہ پچیس لاکھ افراد کا جو جشن تین ملین پاؤنڈ کی لاگت سے امسال دریائے ٹیمز پر منایا جائے گا وہ اس ملینیم کے موقع پر پھر منایا جاسکے۔ ملینیم کی صحیح تاریخ ہی متنازع نہیں ہے۔ جس وقت ۳۱ر دسمبر کو نصف شب پر گھڑی بارہ بجائے گی وہ وقت بھی متنازع ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ دنیا بھر میں وقت کا تعین گرینچ میں پیتل کی اس پٹی سے ہوتا ہے جو وہاں نصب کی گئی ہے جبکہ یہ پٹی اصل میں صفر درجے طول بلد سے ۳۰۰ فٹ دور ہے۔ اس طرح نئی صدی کا اصل وقت ایک سیکنڈ کے ایک تہائی فرق سے ہوگا۔ بیسویں صدی کا آغاز ۳۱ر دسمبر ۱۹۰۰ء اور یکم جنوری ۱۹۰۱ء کی درمیانی شب سے ہوا تھا۔ ملینیم کی صحیح تاریخ کے تعین میں اس بھاری غلطی کا الزام پادریوں کو دیا جا رہا ہے جنہوں نے نیا کیلنڈر تیار کرتے وقت زیرو (صفر) سال کو نظر انداز کر دیا تھا۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا سال ۴ قبل مسیح ہے۔ اس طرح مذہبی لحاظ سے ملینیم ۱۹۹۶ء کو شروع ہونا چاہئے تھا۔

(بشکریہ: روزنامہ جنگ لندن ۴ر دسمبر ۱۹۹۹ء)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیرۃ النبیؐ کا جلسہ 23 جنوری 2000 بروز اتوار مسجد احمدیہ بھدرواہ میں بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم مولوی غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ خاکسار نذیر احمد منڈاشی کی تلاوت اور عزیز نوید انجم اور افضال احمد ملک کی نظم کے بعد مکرم غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ کی تقریر ہوئی انہوں نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ (نذیر احمد منڈاشی صدر جماعت بھدرواہ)

تقریب آمین

28 جنوری بروز جمعہ عزیزہ بی بی جان بنت مکرم شیخ مستان علی صاحب آف چیٹیالہ نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا اس سلسلہ میں ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم ناظم صاحب وقف جدید بیرون قادیان اور مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ آندھرا پردیش کے علاوہ معززین نے شرکت کی۔ اسی طرح 2 فروری کو بھی دو بچوں نے ناظرہ قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کیا یہاں نئی جماعت قائم ہوئی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں جن بچوں کو کلمہ طیبہ تک نہیں آتا تھا وہ کلمہ سیکھ چکے ہیں اور کئی بچے ناظرہ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ (چوہدری ارشاد احمد پنکو معلم وقف جدید چیٹیالہ ویسٹ گوداوری آندھرا)

اعلان نکاح و درخواست دُعا

میری بیٹی عزیزہ عائشہ ظفر سلمہا جو حضرت مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس و بخارا کی پوتی ہے کا نکاح ہمراہ عزیزم ڈاکٹر ضیاء شہزاد برکت اللہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر قاضی برکت اللہ آف Miccissippi یو ایس اے پندرہ ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر مکرم انعام الحق صاحب کوثر مبلغ کیلیفورنیا نے پورٹ لینڈ میں مورخہ 28 اگست 1999 کو پڑھا۔

رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/200 روپے۔ (الحاج کریم ظفر ملک لاہور پاکستان)

مکرمہ سیدہ ساجدہ بیگم بنت مکرم میر احمد اشرف صاحب مرحوم ساکن جڑچرلہ کا نکاح مکرم سید ارشد حسین صاحب ابن مکرم سید عمر صاحب ساکن کاچیگوڑہ حیدر آباد کے ساتھ مبلغ -/۳۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے مورخہ ۲۰۰۰-۲-۱۴ کو شملہ گارڈن حیدر آباد میں پڑھا۔ اور اسی روز شادی کی تقریب بھی عمل آئی۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (اعانت بدر -/۵۰ روپے) (انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

نماز جنازہ

مورخہ 8 فروری 2000 بروز منگل قبل از نماز ظہر حضور پر نور نے درج ذیل نماز جنازہ پڑھائی

نماز جنازہ حاضر:۔ محترمہ سلیمہ اختر میر صاحبہ بیگم میر ضیاء اللہ صاحب مرحوم (مرحومہ موصیہ تھیں)

نماز جنازہ غائب:۔ ۱۔ مکرمہ آپا طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب مرحوم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت کراچی اور مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ کی والدہ تھیں۔

۲۔ مکرمہ رسول بی بی صاحبہ والدہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب صدر قضاء بورڈ ربوہ۔

۳۔ مکرم مبارک احمد خالد صاحب مینجر رسالہ خالد و تشحیذ ربوہ۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ اعجازی بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منشی کلیم الدین صاحب مرحوم آف لودھی پور شاہجہانپور یوپی مورخہ ۲۰۰۰-۲-۲۳ بعمر ۸۳ سال صبح ساڑھے سات بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کافی عرصہ سے علیل تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ رات ساڑھے نو بجے مرحومہ کی نماز جنازہ قادیان میں ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل مین آئی۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور درجات بلند کرے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد ظفر احمد قریشی عرف حفیظ احمد شاہجہانپور)

میرے بڑے بھائی جناب عبدالمنان امیر صاحب چکوڑی صدر جماعت احمدیہ گند گواڑ ضلع بیلگام کرناٹک مورخہ ۲۰۰۰-۲-۱۲ صبح ۶ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف صوم و صلوٰۃ کے پابند اور سلسلہ کے بے حد فدائی تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے ۳ لڑکے اور ایک لڑکی سوگوار چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند کرے۔

(عبداللطیف چکوڑی۔ بیلگام)

قسط دوسری (آخری)

اسلام کی ترقی میں مساجد کا کردار

تقریر محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ یکم اگست ۱۹۹۹ء

مساجد کے ذریعے درس و تدریس اور علمی ترقی

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مسجد نبوی کے ساتھ ملحق چبوترے میں اصحاب صفہ کیلئے پہلی اسلامی درس گاہ جاری ہوئی تھی جہاں قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اور لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا تھا۔ اور اس کی اتنی اہمیت تھی کہ بدر کے قیدیوں پر جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے آزادی کیلئے یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ وہ دس افراد کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ اس طرح کئی صحابہؓ نے ان سے لکھنا پڑھنا سیکھا تھا۔ مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علمی و دینی مجالس سے نہ صرف مرد حضرات ہی مستفیض ہوتے تھے بلکہ خواتین نے خود خواہش کر کے اپنے لئے ایک دن مقرر کروایا تھا۔ اس نشست میں وعظ و نصیحت کے علاوہ علمی و دینی سوالات کا شغل بھی جاری رہتا تھا۔ اور یہ سب مسجد نبوی کا فیض تھا۔ یہ طریق گزشتہ چودہ سو سال سے تمام مسلمان ممالک میں رائج ہے۔ چنانچہ مساجد کے ساتھ ایسے مدارس کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے جن میں حفظ قرآن، ترجمہ قرآن، تفسیر و حدیث، فقہ اور علوم عربیہ کی تعلیم و تدریس کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ مساجد میں باضابطہ درس و تدریس کا انتظام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مفتوحہ ممالک میں جاری فرمایا اور معلمین اور قراء کی باقاعدہ تنخواہیں مقرر کیں۔ نیز خانہ بدوشوں کے لئے قرآن کریم کی تعلیم لازمی کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایات بھی بھجوائی تھیں کہ بچوں کو شہسواری اور کتابت کی تعلیم بھی دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ عربی زبان کی تعلیم بھی لازمی کر دی۔ تاکہ لوگ صحت تلفظ کے ساتھ قرآن شریف پڑھ سکیں۔ چنانچہ اسی زمانہ میں ملک شام میں تعلیم قرآن کیلئے حضرت عبادہ بن صامتؓ مقرر ہوئے۔ فلسطین میں حضرت معاذ بن جبلؓ، دمشق میں حضرت ابوالدرداء کا تقرر ہوا۔ اموی دور میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور اعلیٰ تعلیم کیلئے ملک کی بڑی بڑی مساجد۔ مدارس اور جامعات کا کام دیتی تھیں۔ اس دور کی خصوصیت یہ تھی کہ اس زمانہ میں مساجد میں تعلیم کیلئے درس کے مستقل حلقے قائم ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا۔ جس میں قرآن، حدیث، فقہ، علم درایت، اور عربی زبان کی تعلیم ہوتی تھی۔ مدینہ منورہ میں حضرت ربیعہؒ کا ایک درس مشہور تھا۔ امام مالک اور امام اوزاعی اسی درس کے فارغ التحصیل تھے۔ کوفہ میں حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اور امام شعبی کے حلقہ ہائے درس قائم تھے تو بصرہ میں حضرت حسن بصری کا درس امتیازی حیثیت رکھتا تھا۔

عباسی دور حکومت میں مساجد کے ساتھ ملحق تعلیمی درس گاہوں میں اور ترقی ہوئی مدینہ کے علاوہ کوفہ، بصرہ اور فسطاط اس دور کے مشہور علمی مرکز تھے۔ کوفہ میں حضرت امام ابو حنیفہ کی درس گاہ بہت مشہور تھی۔ جس میں افغانستان سے لے کر شام تک کے طلباء شریک ہوتے تھے۔ مدینہ منورہ میں حضرت امام مالک کے درس میں بخارا و سمرقند سے قرطبہ تک کے طلباء آتے تھے۔ خلیفہ مامون کے زمانہ میں بغداد دنیائے اسلام کے علماء فضلاء کا مرکز بن گیا تھا۔ اس دور میں مرکزی شہروں کے علاوہ دور دراز علاقوں میں بھی درس و تدریس کا چرچا تھا۔ ابن حوقل نے چوتھی صدی ہجری میں بحستان میں بہت سی ایسی مساجد دیکھیں جن میں ابتدائی تعلیم سے لیکر اعلیٰ تعلیم تک کا انتظام تھا۔ اسی طرح المقدسی نے بھی چوتھی صدی میں فلسطین، شام، مصر اور ایران میں ایسی بے شمار مساجد دیکھنے کا ذکر کیا ہے۔ جن کے ساتھ علمی مدارس منسلک تھے۔ اصفہان، نیشاپور، ھمدان، سمرقند اور بخارا اس زمانہ کے مشہور علمی مراکز تھے۔ جہاں سے بے شمار فقہاء محدثین اور ادباء پیدا ہوئے۔

چوتھی صدی ہجری میں عباسی خلیفہ حکم نے قرطبہ میں ۲۷ مدرسے قائم کئے۔ تین جامع مسجد کے قریب اور باقی شہر کے مختلف حصوں میں تھے۔

پانچویں صدی ہجری میں مسلمان حکمرانوں نے مساجد کے ساتھ مدارس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کروایا جس کا آغاز سلجوقی حاکم نظام الملک طوسی نے کیا اور مدرسہ نظامیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس سے قبل مدارس کیلئے الگ عمارتوں کا انتظام نہیں ہوتا تھا۔ اس مدرسہ کا فیض تین سو سال تک جاری رہا۔ شیخ سعدی شیرازی اس کے آخری زمانہ کے طالب علم تھے۔ نظام الملک نے اپنی حکومت کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں نظامیہ ہی کے نام سے اور بڑے بڑے مدرسے قائم کروائے۔

چھٹی صدی ہجری میں مشہور مسلمان بادشاہ نورالدین محمود زنگی نے اسلامی دنیا میں پہلا دارالحدیث قائم کروایا یہ مدرسہ آج بھی جامع مسجد کی شکل میں موجود ہے۔ اسی زمانہ میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے مصر میں مدرسہ ناصریہ کی بنیاد ڈالی اور علمی مدارس کا سلسلہ شروع کیا۔

مساجد کے اندر قائم مکتب یا ان سے منسلک مدارس میں اسلامی دنیا کے بڑے نامور علماء صوفیاء نے تربیت پائی جن کو بعد میں عظیم الشان خدمات کی توفیق نصیب ہوئی۔ امام غزالی نے بھی طوس کے ایسے مکتب سے تعلیم پائی تھی۔

ہندوستان میں موجود علمی و دینی درسگاہوں کا آغاز بھی دراصل مسجد ہی سے ہوا تھا۔ چنانچہ تیرہویں صدی میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند نے دارالعلوم دیوبند قائم کیا تو اس کا آغاز بھی ایک مسجد سے ہی ہوا تھا۔

الغرض مسلمانوں کی جس قدر علمی ترقی آج دنیا میں نظر آتی ہے اس کی تمام تر بنیاد نظام مسجد پر ہے۔ کوثر علم کا وہ چشمہ جو آج سے چودہ سو سال قبل مسجد نبوی سے پھوٹا تھا اس کا فیض آج بھی جاری و ساری ہے۔ یہ اس کا فیض و کمال تھا کہ عرب کے بادیہ نشین نہ صرف خود نور علم سے منور ہوئے بلکہ انہوں نے یورپ کے تاریک گوشوں میں علم کی نورانی شمعیں روشن کیں مسجد نبوی سے پھوٹنے والے اس نور علم کی ضیاپاشی ایک طرف یورپ کے شہر قرطبہ کی مساجد کے ذریعے سے ہوئی تو دوسری طرف دمشق، بخارا، اصفہان میں علم کی شمعیں روشن ہوئیں۔ اور مساجد نے مسلمانوں کی علمی ترقی میں زبردست کردار ادا کیا۔

وحدت و یگانگت اور نظام مسجد

اسلام وہ جامع اور مکمل آخری مذہب ہے جو دنیا میں توحید کامل کی تعلیم پھیلانے کیلئے آیا۔ جس نے تمام بنی نوع انسان اور تمام مذاہب کے لوگوں کو مخاطب کر کے اپنا پیغام اخوت و وحدت ان کو پہنچایا۔ اسلام نے صرف توحید باری اور وحدت انسانی کا درس ہی عام نہیں کیا بلکہ اپنی تعلیم واحکام میں یکجہتی اور اتحاد کے عملی مظاہرے قائم کئے جس کا بہترین اظہار پانچ وقت کی نمازوں میں مساجد میں ہوتا ہے۔ گویا نظام مسجد اسلامی وحدت کے اظہار کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ جہاں پانچ وقت ہی امیر و غریب، شاہ و گدا ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر خدا کے حضور عبادت بجا لاتے ہیں اور سر بسجود ہوتے ہیں اور یہ کیفیت بڑی شان سے ظاہر ہوتی ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

اس وحدت کا اس حد تک خیال رکھا گیا ہے کہ نماز کیلئے صف بندی کا حکم ہے۔ صفیں سیدھی رکھنے اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونے کا حکم ہے یہ باتیں اپنی ذات میں خود اتحاد کا آئینہ ہیں۔

اسلامی باجماعت نماز میں وحدت اور جمعیت کے یہ نظارے دیکھ کر بڑے بڑے دشمنوں کے پتے پانی ہوتے تھے۔

جنگ یرموک سے پہلے مسلمانوں اور رومی فوجوں کے درمیان صلح کیلئے باہمی سفارتوں کا تبادلہ ہوا تو جارج نامی رومی قاصد نے آکر اسلامی لشکر میں مسلمانوں کو باجماعت نماز ادا کرتے دیکھا۔ وہ مسلمانوں کی اپنے امام کی اطاعت اور ان کی وحدت اور یکجہتی سے اتنا متاثر ہوا کہ اسلام اس کے دل میں گھر کر گیا۔

پس نظام مسجد اطاعت، مساوات اور اتحاد کا ایک نشان ہے۔ جس میں وہ دن میں پانچ وقت ایک امام کی اللہ اکبر کی ندا پر کبھی جھک جاتے اور کبھی سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ مساجد توحید باری کے اعلان اور اظہار کا بھی ذریعہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ پانچ وقت ان مساجد سے اذان کی آواز گونجتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی عظمت اور اس کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

کی گواہی پر مشتمل ہے۔ یہ پنجوقتہ اعلان اپنی ذات میں ایک غیر معمولی جاذبیت اور تاثیر اپنے اندر رکھتا ہے۔

نظام مسجد کے ذریعے جس طرح محلہ کے لوگ پانچ وقت میں محلہ کی مسجد میں جمع ہو کر اپنی وحدت و یگانگت کا اظہار کرتے ہیں اس سے بڑی سطح پر شہر بھر کے لوگ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہو کر نماز اکٹھے ادا کرتے ہیں۔ اور یوں ایک بستی یا شہر کی سطح پر مسلمانوں کی اجتماعیت اور مساوات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس موقع پر وعظ و نصیحت پر مشتمل امام کا خطبہ جمعہ مومنوں کی ترقی میں بہترین کردار ادا کرتا ہے۔

ہر جمعہ کو منعقد ہونے والے اس اجتماع میں ہر مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو عبرت و بصیرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ امیروں کو اپنے غریب اور کمزور بھائیوں کی بہتری کی طرف توجہ ہوتی ہے اور علماء کرام ان کی دینی و علمی تربیت کی طرف فکر کرتے ہیں۔ غریبوں میں محنت کی امنگ پیدا ہوتی ہے تو فقیروں کی خودداری میں جوش آتا ہے، ان پڑھ اور جاہل لوگوں کے دلوں میں شوق علم کروٹ لیتا ہے۔ اور بے عملوں میں جذبہ عمل ابھرتا ہے۔ الغرض جمعہ کا دن ایسی ایک جہتی کا دن ہے کہ "فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ" کے مطابق مسلمان جمعہ کی اذان سن کر خرید و فروخت چھوڑ کر مسجد کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔

نمازوں اور مساجد کے ذریعہ مسلمانوں کی روزمرہ اور ہفتہ وار اس تنظیم کے بعد سال میں دو عیدوں کے ذریعے سالانہ انسانی تنظیم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ عید الفطر ہو یا عید الاضحیٰ فرزندان توحید کے دل جہاں مسرت سے لبریز ہوتے ہیں اور وہ عمدہ اور صاف ستھرے لباس کے ذریعہ جوان، بچے اور بوڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرتے ہوئے شہر کی بڑی مسجد کی طرف رواں دواں ہیں وہاں عید الفطر میں غریبوں کو صدقہ فطر کے ذریعے اپنی خوشی میں شریک کیا جاتا ہے تو عید الاضحیٰ کے موقع پر محتاجوں کے گھروں پر گوشت پہنچا کر خوشی حاصل کی جاتی ہے۔

شہروں کی سطح پر اس سالانہ تنظیم کے بعد اسلام نے عالم اسلام کو یکجا کرنے کیلئے بیت اللہ کے حج کرنے کا حکم دیا ہے۔ جہاں ساری دنیا کے مسلمان عالمگیر نظام مساجد کے اس نشان بیت اللہ کے گرد طواف کر کے اپنی منتیں اور نذریں پوری کرتے اور توبہ اور قربانی پیش کرتے ہیں۔ ہر حاجی نے ایک جیسا لباس زیب تن کیا ہوا ہے۔ دو سفید چادروں میں ملبوس حاجیوں کے یہ رنگا رنگ قافلے جو لبیک اللھم لبیک کے نغمے الاپ رہے ہیں وحدت کا کیسا حسین منظر پیش کرتے ہیں۔

اس عالمی اجتماع میں تمام دنیا کے نمائندے شریک ہیں کیا کالے اور کیا گورے، کیا سرخ اور کیا سفید جو "وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ" کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے افتاں و خیزاں یہاں چلے آئے ہیں۔ دنیا کا کوئی نظام اس نظام مساجد کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ جو محلہ کے لوگوں کو محلہ کی سطح سے لیکر عالمی سطح تک متحد کرتا چلا جاتا ہے۔

اسلامی وحدت کے یہ وہ عملی مظاہر ہیں جن پر عمل کرنے کے نتیجہ میں بین الاقوامی امن قائم ہو سکتا ہے۔ نظام مسجد کی اسی عملی تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے مابین اختلاف کے زمانہ میں جب ایک غیر مسلم بادشاہ نے اسلامی حکومت پر حملہ کا ارادہ کیا تو امیر معاویہ نے اس کو پیغام بھیجا کہ اگر تم نے حضرت علی پر حملہ کی جرأت کی تو یاد رکھنا کہ سب سے پہلا شخص جو ان کی طرف سے دفاع کیلئے آگے بڑھے گا وہ امیر معاویہ ہوگا۔

نظام مسجد کی اس عملی تربیت کے ساتھ سورہ حجرات میں مسلمانان عالم کی وحدت کیلئے یہ اصول بھی تعلیم کیا گیا ہے کہ اگر دو مسلمان گروہ یا ممالک آپس میں برسر پیکار ہوں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان کے درمیان مصالحت کروا دیں۔ اور اگر کوئی ایک ملک زیادتی پر کمربستہ ہو تو دیگر تمام اسلامی ممالک مل کر اس کا مقابلہ کریں یہاں تک کہ وہ عدل وانصاف کا فیصلہ قبول کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عادلانہ نظام مسجد کی تعلیم دیتے ہوئے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا۔ اے لوگو! سنو کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اور سفید کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کی فضیلت کے۔ اور سنو! تم میں سے معزز وہ ہے جو تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ گویا مٹی سے انسان کا آغاز خاکساری کا تقاضا کرتا ہے نہ کہ کبر و غرور کا۔

مساجد اور اشاعت اسلام

اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں بھی مساجد نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ ہندوستان میں بھی اسلام کی اشاعت صوفیاء اور اولیا کے ذریعہ ہوئی۔ اور جس بزرگ صوفی نے جہاں آکر ڈیرہ لگایا وہاں ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جو بعد میں اسلامی پیغام کے پھیلاؤ اور تبلیغ کا ذریعہ بنی۔

حضرت داتا گنج بخش ہجویری نے جب لاہور میں آکر ڈیرے لگائے تو داتا دربار کے مقام پر سب سے پہلے اپنے ذاتی خرچ سے ایک مسجد تعمیر کروائی اور یوں یہ مسجد بعد میں یہاں حضرت داتا گنج بخش کے پیغام کی اشاعت کا موجب بنی۔

الغرض مساجد کی تعمیر کا اسلام کی اشاعت و تبلیغ سے ایک مستقل تعلق رہا ہے۔ بالخصوص نئے ممالک اور علاقوں میں اسلام کے نفوذ کیلئے مساجد بہترین مرکز ثابت ہوئیں۔ چنانچہ پروفیسر ڈاکٹر آرنلڈ نے اپنی کتاب Preaching of Islam میں ذکر کیا ہے کہ بعض علاقوں میں بطور خاص مساجد اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بنیں۔ چنانچہ انہوں نے ہندوستان میں بارہویں صدی عیسوی میں مالابار میں آنے والے اسلامی مبلغ مالک بن حبیب کا ذکر کیا ہے جن کا ارادہ تمام مالا بار میں مساجد تعمیر کرنے کا تھا۔ چنانچہ وہ ایک جگہ مسجد تعمیر کر کے آگے روانہ ہوتے رہے۔ اور یوں آٹھ ایسی مساجد تعمیر کیں۔ بعد ازاں وہ دوبارہ ان تمام مقامات پر گیا۔ ان مساجد میں نماز ادا کی اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اسے کافروں کی بستی میں اسلام پھیلانے کی توفیق ملی۔

(دعوت اسلام صفحہ ۲۶۴ اردو)

اس طرح سندھ میں اشاعت اسلام کے ذکر میں بھی تعمیر مسجد کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں:

"دسویں صدی اور بارہویں صدی عیسوی کے عربی جغرافیہ نگاروں اصطخری اور ابن حوقل وغیرہ نے ساحل ہند اور اندرون ملک کے بہت سے ایسے شہروں کے نام لکھے ہیں جہاں مسلمانوں نے اپنی مسجدیں بنا رکھی تھیں"۔

(دعوت اسلام اردو صفحہ ۲۷۲)

مسلمانوں کی ترقی اور ان کا عروج اس وقت تک مساجد کے ذریعے ہوتا رہا ہے جب تک ان میں ظاہری طہارت کے ساتھ باطنی پاکیزگی اور تقویٰ کی صفات موجود رہیں۔ جونہی ان کے قول اور عمل میں تضاد پیدا ہوا اور عوام تو کیا منبر و محراب کے وارث علماء دین میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بگاڑ پیدا ہونا شروع ہوا تو مسلمانوں کے تنزل کا آغاز ہوا تو پھر انہی مساجد کو علماء سوء نے فتنہ کا ذریعہ اور آماجگاہ بنا لیا۔

ایسے ہی زمانہ میں پیشگوئیوں کے مطابق ایک مصلح مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی پیشگوئی کی گئی تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دور میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی بناء ڈالی۔ اگرچہ اس وقت قادیان میں مسجد اقصیٰ موجود تھی مگر حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھاری بشارتوں کے ساتھ ۸۳-۱۸۸۲ء میں مسجد مبارک قادیان تعمیر فرمائی۔ جس کے بارے میں یہ الہام ہے مُبَارِکٌ وَ مُبَارَکٌ وَکُلُّ اَمْرٍ مُبَارَکٍ یُجْعَلُ فِیْہِ یہ برکت دینے والی مسجد ہے اور اس کو برکت دی گئی ہے اور ہر وہ امر جو اس میں طے ہوگا اس میں برکت رکھ دی جائے گی۔ اس مسجد مبارک سے ملحق بیت الفکر اور بیت الذکر بھی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زمانہ کا عظیم الشان قلمی جہاد کی تابناک تاریخ وابستہ ہے تو دوسری طرف بیت الدعا سے گریہ وزاری اور دعا کو انتہا تک پہنچانے اور شرف قبولیت پانے کے معجز نما نشانات ہیں۔ جو در اصل اس زمانہ میں غلبہ اسلام کی بنیاد بنے۔

خالص تقویٰ کی بنیاد پر الہامی بشارات کی روشنی میں قائم کی جانے والی یہ وہ مسجد ہے جس کے ذریعے مسیح و مہدی کے دور کی بابرکت مساجد کا آغاز ہوتا ہے۔

جہاں تک بیرون ملک مساجد کا تعلق ہے۔ امریکہ کے پہلے مبلغ حضرت مولانا مفتی محمد صادق کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے امریکہ میں اپنے قیام ۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۰ء کے دوران وہاں ایک نئی مسجد قائم فرمائی۔ اس کے بعد ۱۹۲۶ء میں انگلستان کو یہ سعادت نصیب ہوئی اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے ذریعے مسجد فضل لندن کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس مسجد کی تعمیر کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کے پورا ہونے کی داغ بیل ڈالی گئی جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ آپ شہر لندن کے ایک منبر پر انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر فرما رہے ہیں۔ اور اس کے بعد آپ نے بہت سے سفید پرندے بھی پکڑے۔ یہ کشف جس شان کے ساتھ خلافت رابعہ کے دور میں پورا ہو رہا ہے اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ مسجد فضل لندن کے بعد کیا یورپ اور کیا افریقہ ہر طرف تعمیر مساجد کا ایک وسیع سلسلہ جماعت کی طرف سے شروع ہوا۔ اور اب تک مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ اپنی پہلی صدی میں چھ ہزار پانچو پینتالیس مساجد تعمیر کر چکی ہے۔ اور یہ سلسلہ مسلسل بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

یورپ کی مساجد کے ذکر میں قرطبہ سپین میں اسلامی حکومت کے خاتمہ کے ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی مسجد بشارت کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جس کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفہ ثالث" کو دورۂ سپین کے دوران ۱۹۷۰ء میں بہت اضطراب اور کثیر دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے بشارت عطا فرمائی تھی کہ اپنے وقت مقررہ پر اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اس کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائے گا۔ حضرت خلیفۃ الثالث نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرطبہ شہر میں ایک ہزار مساجد تعمیر کرنے کی توفیق دے جہاں اسلامی دور میں چھ سو مساجد قائم تھیں۔ حضرت خلیفہ ثالث" کی اس خواہش کی تکمیل کا آغاز ۱۹۸۲ء میں ہوا جب گیارہ ستمبر کو حضرت خلیفہ رابع نے مسجد بشارت سپین کا افتتاح فرمایا۔

قادیان کی ابتدائی مساجد کا فیض خلافت کے

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SO LIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

ذریعہ تمام دنیا میں جاری ہونے کی پیشگوئی کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۸ء میں مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلی دفعہ لاؤڈ سپیکر پر خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

"اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس و تدریس پر قادر ہوگا۔ ابھی ہمارے حالات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے، ابھی ہمارے پاس کافی سرمایا نہیں اور ابھی علمی دقتیں بھی ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ لیکن اگر یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب زمانے میں ہی یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں گی تو بالکل ممکن ہے کہ قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جارہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور انگلستان کے لوگ اور فرانس کے لوگ اور جرمن کے لوگ اور آسٹریلیا کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار نظارہ ہوگا اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت و انبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ (روزنامہ الفضل قادیان ۱۳؍جنوری ۱۹۳۸ء)

حضرت مصلح موعودؓ کی یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ آج ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔

موجودہ دور میں بھی اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا ایک اہم تعلق مساجد کی تعمیر سے ہے جس کی طرف ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کمال توجہ فرمارہے ہیں۔ دو سال قبل حضور نے جماعت احمدیہ جرمنی کو اس صدی کے آخری سال تک جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک سو مساجد تعمیر کرنے کی تحریک فرمائی تھی اور اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ خدا کرے کہ صدی کے آخر پر ہم یہ اعلان کر سکیں جماعت جرمنی کو توحید کے دو تقاضے پورے کرنے کی توفیق ملی ہے ایک یہ کہ ایک لاکھ احمدی یورپ میں توحید کے علمبردار ایک سال میں ہم نے بنائے اور ایک یہ کہ خدا کے نام پر اسی کی خاطر سو مساجد کی ہم نے تعمیر کر دی ہے۔

ظاہر ہے اس پیغام کا اوّل مخاطب تو اہلِ جرمنی ہیں مگر مجموعی طور پر خلیفہ وقت کی اس بابرکت تحریک کا تعلق تمام عالمگیر جماعت سے ہے۔ کہ انہوں نے اپنی اپنی توفیق اور استعداد کے مطابق غلبہ اسلام کے اس دور میں اشاعت اسلام اور تعلیم تربیت کے اس اہم ذریعے یعنی مساجد کی تعمیر پر پوری توجہ اور زور دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بارہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حال ہی میں حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍مارچ ۱۹۹۹ء میں مساجد کے نظام کو وسیع تر کرنے کیلئے فرمایا کہ

"یہ وہی سال ہے جس میں ہم نے مساجد کی تعمیر کا منصوبہ بنایا ہے۔ منصوبہ تو ہمیشہ سے چلا آیا ہے مگر اس دفعہ اسے غیر معمولی طور پر بڑھانے کا خیال ہے۔ بلکہ عزم ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔ یہ سال ایک غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔ اس لئے ہے کہ جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ پر اعلان کیا تھا کہ مجھے اللہ کے فضلوں سے بھاری امید اور توقع ہے کہ اس سال جماعت احمدیہ میں ایک کروڑ انسان داخل ہونگے۔ اور یہ بہت بڑی امید ہے۔ مگر خدا کے ہاں کچھ بھی نہیں۔ جب وہ فیصلہ کرلے۔ تو ایک کروڑ کیا حیثیت ہے۔ جتنے چاہے داخل فرمائے۔ تو اس سلسلہ میں جماعتوں کو جو نصیحتیں کی گئی تھیں ان میں سب سے زیادہ اہم نصیحت یہ تھی کہ اگر تم نے ایک کروڑ بننا ہے تو خدا تعالیٰ کے گھر بنانے شروع کرو اور اس کثرت سے بناؤ کہ ان کو آباد کرنا چونکہ خدا کا کام ہے۔ وہ آپ ہی گھیر گھیر کر آدمی لے آئے گا۔ پس اس پہلو سے مساجد کی تعمیر ہمارے نزدیک بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ جماعت کو جہاں جہاں یہ آواز پہنچے گی اس خاص منصوبہ پر بڑی گہری توجہ سے عمل کریگی۔

پس آج جبکہ خدا تعالیٰ نے ہمارے عزیز از جان پیارے امام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی دُعاؤں کے طفیل جماعت کو ایک کروڑ کی یہ عدیم المثال، عظیم الشان تاریخی فتح عطا کی ہے۔ ہم پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ ہم والہانہ قربانیوں کے ساتھ اس فتح کے اہم ترین تقاضے کو پورا کریں اور حضور کے ارشاد کے تحت اس کثرت سے مساجد بنائیں کہ یہ ساری زمین ندائے توحید اور اللہ اکبر کی صداؤں سے گونج اُٹھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمارے ترقی کا راز اِس میں ہے کہ ہم مساجد بنائیں۔ آپ نے فرمایا۔ "اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑگئی"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹۳)

غرضیکہ اسلام احمدیت کی ترقی میں مساجد کے کردار کا جس زاویہ سے بھی تجزیہ کیا جائے۔ مسجد کی اہمیت عیاں در عیاں ہوتی چلی جاتی ہے۔

آخر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی اس تاریخی تقریر "سیر روحانی" کے ان الفاظ پر ختم کرتا ہوں جس میں آپ نے شاہی درباروں میں بجائے جانے والے نوبت خانوں کے مقابل پر خدائی دربار یعنی مساجد میں اذان کی آواز اور توحید کی نوبت بجانے کا ذکر کیا ہے۔

اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ افسوس اس نوبت خانہ کو مسلمانوں نے آخر خاموش کر دیا۔ یہ نوبت خانہ حکومت کی آواز کی جگہ چند مرثیہ خوانوں کی آواز بن کر رہ گیا اور اس نوبت خانہ کے بجنے پر جو سپاہی جمع ہوا کرتے تھے وہ کروڑوں سے دسیوں پر آگئے اور اُن میں سے بھی ننانوے فیصد صرف رسماً اٹھک بیٹھ کر کے چلے جاتے ہیں۔ تب اس نوبت خانہ کی آواز کا رعب جاتا رہا۔ اسلام کا سایہ کھچنے لگ گیا خدا کی حکومت پھر آسمان پر چلی گئی اور حکومت پھر شیطان کے قبضہ میں آگئی۔

اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی مضراب سپرد کی ہے اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اِس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کیلئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اس غرض کیلئے میں تمہیں وقت کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔" (سیر روحانی جلد سوئم صفحہ ۲۷۹-۲۸۷)

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ : (2)

"اوپر کیا گیا مشاہدہ اس مفروضے کو غلط ثابت کرتا ہے کہ محمد قرآن کے مصنف ہیں۔ ایک شخص جو کہ ناخواندہ ہو کس طرح عربی ادب کا ایک نہایت اہم مصنف بن سکتا ہے۔ اور کس طرح وہ ان سائنسی سچائیوں کو کھول کھول کر بیان کر سکتا ہے جن کا اُس زمانے میں کوئی وجود تک نہیں تھا۔ اور یہ سب کچھ اگر انجام بھی دیا تو بغیر کسی غلطی کے کس طرح انجام دیا؟

اس مضمون میں جو بھی خیالات پیش ہوئے ہیں وہ خالصۃً سائنسی نقطہ نظر کے تحت پیش ہوئے ہیں اور یہ اس نتیجہ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں کہ ایسی بات سوچی بھی نہیں جاسکتی کہ ساتویں صدی میں رہنے والا ایک شخص قرآن میں مختلف مضامین پر ایسے جملے تشکیل دے سکتا ہے جو کہ اُس کے زمانے سے بالکل تعلق نہیں رکھتے اور جن کا علم صرف آنے والی صدیوں میں ہونا تھا"۔ (The Bible The Quran and Science Page 125) (باقی)

(منیر احمد خادم)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

خدا کی ایک عظیم نعمت - پانی

پانی نعمت رب جلیل ہے۔ حکما کہتے ہیں کہ پانی ابال کر پینا چاہیئے تاکہ جراثیم ہلاک ہو جائیں۔ آج بھی دنیا کے بے شمار ممالک میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے آج کل ڈاکٹر کثرت سے یہ تلقین کر رہے ہیں کہ بکثرت پانی پینا چاہیئے بلکہ ضرورت نہ ہو تو بھی پانی پینا چاہیئے اور بعض بیماریوں کا علاج پانی کثرت سے پینے میں ہے۔ پانی نہ پیا جائے تو پانی کی کمی سے ایسی بیماری ہو جاتی ہے جس سے موت واقع ہو جاتی ہے پانی کا جسم سے پسینے یا پیشاب کے ذریعے اخراج نہ ہو تو بندش پیشاب کی بیماری لگ جاتی ہے جس سے انسان مر جاتا ہے۔ سمندروں میں دریاؤں کے ذریعہ پانی جمع ہوتا ہے بعض سمندر بڑے اور بعض چھوٹے ہوتے ہیں مثلاً بحیرہ عرب اور بحر اسود وغیرہ سمندروں میں سے بعض کا پانی سرخ ہوتا ہے جیسے بحر احمر اور بعض کا کالا جیسے بحر اسود۔ بیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کی قرآن میں درج یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ آخری زمانہ میں دو سمندروں کو ملایا جائے گا یہ پیشگوئی نہر سویز کے بننے سے پوری ہوئی جس سے دو سمندروں کو آپس میں ملا دیا گیا۔

خدا تعالیٰ کی رحمت اور خاص فضل کو بھی پانی کہا جاتا ہے اور جس قوم سے خدا تعالیٰ ناراض ہوا اور اس کا غضب بھڑکا وہ بھی پانی کے سیلاب سے ہلاک ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی جب بارش ہوتی تو اس کے قطرہ کو نوش فرماتے۔ ایک دفعہ بہت بادل آئے صحابہ نے عرض کیا حضور آج تو خوب بارش ہوگی۔ آپ نے فرمایا دُعا کرو رحمت والی ہو۔ ایک دفعہ بہت بارش ہوئی تو آپ نے بارش بند ہونے کی دُعا مانگی۔ بعض ممالک میں پانی کا جھگڑا ہوتا ہے پھر اس پانی کے جھگڑے کو ختم کرنے کیلئے معاہدے ہوتے ہیں۔

اس ساری کائنات میں ۷۵ فیصد پانی اور باقی خشکی ہے مگر دنیا میں ایک پانی خدا تعالیٰ کا ایسا نشان ہے جس سے کبھی کوئی بیمار نہیں ہوا۔ جس کا نکاس سب سے زیادہ ہے جس کی کبھی سطح گہری نہیں ہوئی بلکہ جس قدر اس سے پانی استعمال کیا اور اوپر آ گیا۔ دنیا کے سب ممالک میں وہ پانی پہنچا ہے کسی اور ملک سے اس قدر پانی باہر نہیں گیا جس قدر یہ پانی دنیا کے ہر ملک ہر شہر اور بے شمار گھروں میں گیا جس جگہ سے یہ پانی کا کنواں نکلا اس کو ہزاروں سال ہو چکے ہیں۔ اس پانی میں شفا ہے اس کو کثرت سے پیا جاتا ہے اس پانی کو انبیاء، خلفاء، اولیاء، بلکہ ہر نیک انسان نے پیا ہے میری مراد آب زمزم سے ہے۔

دنیا میں پانی کی ترسیل کا سب سے بڑا نظام پاکستان میں ہے جس کو نہری نظام کہا جاتا ہے۔ بہت بڑا پانی کا ذخیرہ تربیلا ڈیم کی صورت میں موجود ہے۔ دریائے نیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا منکر فرعون بھی اسی پانی میں غرق ہوا اور قوموں کیلئے عبرت کا نشان بن گیا۔

ادویات میں بھی کثیر تعداد میں ایسی ادویہ ہیں جن میں پانی کا استعمال ہوتا ہے خواہ انگریزی ہو خواہ ہومیو پیتھک یا دیسی ادویہ۔ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے ایک مخلوق پانی کی پیداوار ہے ان کا گھر پانی ہے۔ قدیم زمانہ میں پانی کا حصول بہت مشکل کام تھا بلکہ سارا گاؤں ایک ہی کنویں سے پانی نکال کر استعمال کرتا تھا جس سے انسان اور جانور دونوں فائدہ اُٹھاتے تھے اس سے قبل کے زمانہ میں باولی ہوتی تھی جس میں اُترنے کیلئے سیڑھیاں بنی ہوتی تھیں ان سے پانی نکالا جاتا تھا پھر ترقی ہوئی کنویں بن گئے پھر انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا تو نلکے نکل آئے بلکہ جس کے گھر میں ہاتھ سے چلانے والا نلکہ ہوتا تھا وہ گاؤں میں امیر آدمی متصور ہوتا تھا پھر اس میں اور ترقی ہوئی اور حکومت نے خود ٹیوب ویل لگا کر ٹینکی پانی والی بنا دی جس سے گھر گھر پانی پہنچ گیا اور پچاس سال قبل جس قدر پانی کا حصول مشکل تھا آج کا بچہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پانی چونکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس لئے اس کو ضائع نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ضرورت کے مطابق استعمال ہو۔ کھانا پانی سے تیار ہوتا ہے مگر کھانا کھانے سے قبل اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونا بھی سنت رسول ہے۔

جب انسان اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس وقت بھی اس کو پانی سے غسل دیا جاتا ہے وہاں بھی پانی ہی استعمال ہوتا ہے اور جب دنیا میں آتا ہے تو بھی پانی سے غسل دیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص اس قدر بیمار ہو جائے کہ منہ کے ذریعہ کھانا نہ کھا سکتا ہو تو ڈاکٹر اس کو ڈرِپ لگاتے ہیں جو کہ پانی کا محلول ہوتا ہے۔ جن بچوں میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے ڈاکٹر او - آر - ایس پلانے کا کہتے ہیں جس میں پانی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس دنیا میں سب سے بڑا ظلم جو کیا جاتا ہے اس میں پانی کا بند کرنا ہے۔ پانی میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خوبی پیدا کی ہے کہ گرمیوں میں جس قدر نکالو گے ٹھنڈا پانی آئے گا اور سردیوں میں جس قدر پانی نکالو گے گرم پانی۔ دنیا کے جس قدر شہر ساحل سمندر پر واقع ہیں وہاں پینے کے پانی کی قلت ہے۔ اگر کسی برتن میں کتا منہ ڈال دے تو سات دفعہ اس کو پانی سے صاف کر لیا جائے تو برتن صاف ہو جاتا ہے جو کہ پانی کا کمال ہے۔ پانی کیلئے جس قدر بند باندھو خود بخود اپنا راستہ بنا لیتا ہے اور کسی جگہ رکتا نہیں۔ دنیا میں آبادی جس قدر بڑھ رہی ہے اور زمین کم ہو رہی ہے اس کا علاج بھی پانی ہے یعنی اللہ تعالیٰ جہاں سے پانی خشک کر دے گا وہاں زمین باقی رہ جائے گی۔ جو پانی بہہ رہا ہو وہ صاف پانی ہوتا ہے مثلاً دریا چشمہ وغیرہ کا پانی۔ جن اقسام کے عذابوں سے بچنے کیلئے دُعائیں ہیں ان میں سے ایک دُعا یہ بھی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پانی کے عذاب سے محفوظ رکھے کیونکہ تاریخ گواہ ہے ایک نافرمان قوم کو پانی کے عذاب نے صفحہ ہستی سے مٹا دیا تھا۔ (عبد المالک لاہور)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

شموگہ: الحمد للہ مورخہ بیس فروری کو جماعت احمدیہ شموگہ کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد شموگہ میں یوم مصلح موعودؓ کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر اطفال میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے ان میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ بعد نماز مغرب صدر صاحب جماعت احمدیہ شموگہ کی زیر صدارت تلاوت اور نظم کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا اور اس کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر احباب کو سنایا گیا۔ بعدہٗ تقریر مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ کی ہوئی۔ دوسری تقریر مکرم ایم۔ آئی محمود صاحب نے کی۔

"حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے" عنوان کے تحت سید منان احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تقریر کی اور دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ جات میں پوزیشن پانے والے اطفال میں انعامات محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ نے تقسیم کئے۔ (میر سراج الحق سکرٹری تعلیم)

اٹھری (نیپال): ۲۰ فروری جلسہ یوم مصلح موعودؓ صبح ساڑھے دس بجے براہ نگر مشن میں خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محمد ابراہیم صاحب نے کی نظم مکرم سید اقبال احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ پیشگوئی کا متن خاکسار نے پڑھ کر سنایا بعد ازاں تقاریر سید اقبال احمد صاحب معلم اور خاکسار کی ہوئیں۔ دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس میں تین زیر تبلیغ دوست شامل ہوئے۔ (ایوب علی خاں مبلغ اٹھری نیپال)

املاپورم (آندھرا): مورخہ ۲۰؍ فروری بروز اتوار بمقام اوڑل ریو" میں جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ مکرم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون اور مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا نے اس علاقے کا دورہ کیا۔ جس سے نو مبائعین کے اندر ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔ مکرم احمد خان صاحب صدر جماعت املاپورم کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اطفال و ناصرات نے "صل علیٰ رسولنا" خوش الحانی سے پڑھا۔ جلسہ میں حاضر مختلف جماعتوں کے صدر صاحبان نے اس علاقے میں جماعت کے ذریعہ ہونے والی روحانی ترقیات وغیرہ مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

خاکسار اور مولوی زین العابدین صاحب نے موقع کی مناسبت سے کچھ ضروری باتیں نو مبائعین کو سمجھائیں۔ بچوں کے علمی ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے اور انعامات بھی تقسیم ہوئے۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ جلسہ کی حاضری دس جماعت سے دو سو سے زائد رہی۔ اس جلسہ کے اچھے نتائج نکلنے کیلئے خصوصیت سے دُعا کی درخواست ہے۔

اس جلسہ کے تمام اخراجات نو مبائعین نے خود برداشت کئے (الحمد للہ علیٰ ذالک)

ان سب کی ثابت قدمی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (پی ایم محمد رشید مبلغ سلسلہ ضلع ایسٹ گوداوری)

یادگیر (کرناٹک): مورخہ ۲۰؍ فروری ۲۰۰۰ء بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ یادگیر میں زیر صدارت محترم عبد السلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا جس میں جماعت کے تمام افراد لجنہ و ناصرات نے شرکت کی تلاوت خاکسار محمود احمد گلبرگی خادم مسجد نے کی نظم مکرم عبد المنان صاحب سالک نے پڑھ کر سنائی پہلی تقریر "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے عنوان سے محترم رفعت اللہ صاحب غوری کی ہوئی۔ اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب جنگروی نے ایک نظم پڑھی۔ دوسری تقریر محترم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ کی ہوئی اس کے بعد صدر جلسہ نے صدارتی خطاب فرمایا۔

اس موقعہ پر خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے اور اوّل دوم سوم آنے والے اطفال و خدام میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ (محمود احمد گلبرگی خادم مسجد یادگیر)

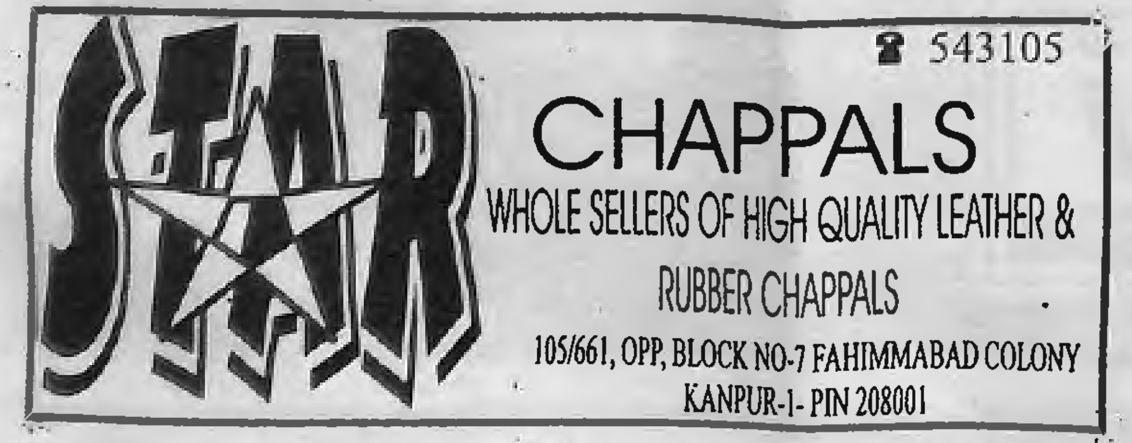

منقولات

احمد آباد میں ایک مندر مسلم ٹرسٹ کے پاس فروخت

مہنت نے سودا میں لاکھوں روپے وصول کئے

گجرات کے شہر احمد آباد میں ایک ہندو مندر مسلم ٹرسٹ کے پاس فروخت کر دیا گیا ہے۔ اس سودا کی سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ مندر کے مہنت نے خود مندر فروخت کیا ہے اور ہندو ٹرسٹیوں نے اس معاملہ پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ جو مندر بیچا گیا ہے اس کا نام رن چھوڑ مہاراج مندر ہے۔ اور احمد آباد کے جمال پور ایریا میں واقع ہے۔ اس جگہ جائیداد کی قیمت ۸۷۵ روپے مربع میٹر ہے۔ اور اس طرح اس مندر کی مارکیٹ قیمت ستر لاکھ کے قریب ہے۔ یہ مندر شوداس مرلی دھر سے ایک ٹرسٹ ساحل اوڈنرز ایسوسی ایشن کے نام سے خریدا گیا ہے۔

دنیا میں ۵۷ لاکھ ایڈز مریض۔ بھارت میں سب سے زیادہ

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق امریکی نائب صدر الگور نے کہا ہے کہ گزشتہ برس دنیا بھر میں سب سے زیادہ ایڈز کے نئے کیس بھارت میں ہو سکتے ہیں انہوں نے اپیل کی کہ ایڈز اور دیگر چھوت والی بیماریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے ۱۵ کروڑ ڈالر کی نئی امداد جاری کی جائے۔ انہوں نے گزشتہ روز اقوام متحدہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ماڈرن میڈیسن کی تاریخ میں ایڈز اور دیگر چھوت چھات کی بیماریاں سب سے زیادہ جان لیوا ثابت ہوئی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ۱۹۹۹ء کے خاتمہ تک ۵۷ لاکھ افراد ایڈز میں مبتلا ہوئے ہیں اور بھارت میں اس برس یہ تعداد دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ افریقہ کے صحراوی علاقوں اور ایشیا میں ایڈز کی بیماری کا اثر زیادہ ہے۔ صحراوی افریقی ممالک میں دو کروڑ ۲۵ لاکھ ایڈز کے مریض ہیں اور ۱۱ ہزار افراد یومیہ اس بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں ایشیائی ممالک میں بھی یہ بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے کیونکہ ایشیائی ممالک میں دنیا کی کل آبادی کا ۶۰ فی صد ہے اور ماہرین کا کہنا ہے کہ جلد ہی ایشیا ایڈز کی بیماری کا مرکز بن جائے گا۔

ہائی بلڈ پریشر کی دوائی سے دل کے حملہ کا خطرہ کم ہوتا ہے

ساڑھے چار سال کئے گئے ایک مطالعہ کے مطابق دل کے حملہ سے موت کے خطرہ کا پانچواں حصہ اس دوائی کے استعمال کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ جو خون کا دباؤ کم کرنے کیلئے اکثر استعمال کی جاتی ہے۔ کینیڈا میں ہیملٹن کی مکاسٹر یونیورسٹی کے ڈاکٹر سلیم یوسف نے کہا ہے کہ دل کی بیماری کے مریضوں کو اگر ڈرگ رمی پرل دی جائے تو وہ دس لاکھ جانیں بچا سکتی ہے۔ حال ہی میں یہاں دل کی بیماریوں کے متعلق منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر یوسف کے مطالعہ سے پایا گیا کہ پرل کی ۱۰ ملی گرام کی خوراک روزانہ لینے سے دل کے حملہ۔ فالج وغیرہ سے موت کا خطرہ ۲۲ فی صد کم ہو جاتا ہے۔ دل کی بیماری ترقی پذیر دیشوں میں برابر بڑھتی جارہی ہے اور امید ہے کہ ۲۰۲۰ تک مریضوں کی تعداد دوگنی ہو جائے گی۔ بھارت میں ایسے مریضوں کی تعداد ۳۰ لاکھ ہے۔

ٹوٹی ہڈیاں جوڑنے کیلئے کیلشیم کی گولیاں کھانے کی بالکل ضرورت نہیں

یہ نتیجہ نیتاجی سبھاش چندر بوس میڈیکل کالج کے آرتھوپیڈک ڈیپارٹمنٹ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ایچ ایس ورما نے وسیع تجربات اور تحقیق کی بنیاد پر یہ اخذ کیا ہے کہ حادثات کی وجہ سے ٹوٹ جانے والی ہڈیوں کو جوڑنے کیلئے کیلشیم کی گولیاں کھانے کی ضرورت نہیں۔ ڈاکٹر ورما نے بتایا کہ انہوں نے ۱۹۸۳ء سے ۱۹۹۷ء کے دوران ۵۰۰ مریضوں پر وسیع تجربات کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ ڈاکٹر ورما نے بتایا کہ انہوں نے مریضوں کی ہڈی ٹوٹنے کے بعد ان کے خون کی مسلسل ۴۸ ہفتوں تک جانچ کی اور سیرم کیلشیم کی جانچ سے پتہ چلا کہ کیلشیم کی سطح میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے اور اس دوران مریضوں کو کیلشیم کی کوئی خوراک نہیں دی گئی۔ اس کے باوجود پہلے ہفتے سے چھٹے ہفتے تک ان میں کیلشیم کی سطح مسلسل بڑھتی رہی۔ انہوں نے بتایا کہ انسانوں کے جسم میں اس کے وزن کے مطابق دو فیصد کیلشیم موجود رہتا ہے جب کہ 0.5 فیصد کیلشیم خون کے ساتھ گردش کرتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ کیلشیم ریزرو اسٹاک میں بھی رہتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا وزن ۷۶ کلوگرام ہے تو اس کے جسم میں 1.6 کلوگرام کیلشیم ہوگا اور خون کے اندر فی لیٹر ۵ ملی گرام گردش کر رہا ہوگا بقیہ جسم میں ریزرو ہوگا جو وقت ضرورت خود بخود کام میں آتا رہتا ہے۔

امریکی ہر سال ۵۰ ہزار ٹن کھانا پھینک دیتے ہیں

امریکی صدر بل کلنٹن نے ایک مختصر تقریر میں اپنے ملکی عوام کے خوردنی اشیاء ضائع کر کے پھینکنے کے رجحان کی مذمت کی اور کہا کہ موٹے طور پر امریکی ہر سال پچاس ہزار ٹن کھانا ضائع کر کے پھینکتے ہیں جس سے نہ جانے کتنے لوگوں کے پیٹ بھرے جا سکتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆

سنتوش نگر (حیدر آباد۔ آندھرا پردیس) میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ حیدر آباد کے حلقہ سنتوش نگر کے احمدیوں کو مقامی طور پر ایک مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ قبل اس کے نماز اور تعلیمی و تربیتی کلاسیز و جلسوں کیلئے مختلف اشخاص کے گھروں کا سہارا لینا پڑتا تھا۔ جس میں بہت ساری دقتیں در پیش تھیں پھر حلقہ کے صدر و خدام، انصار نے ملکر یہ فیصلہ کیا کہ مقامی طور پر ایک عارضی مسجد کی تعمیر کی جائے تاکہ تمام مسئلوں کا حل ہو سکے۔ سنتوش نگر حلقہ میں احمدیوں کی مجموعی تعداد ۲۰۰ کے قریب ہے جس میں تمام تنظیمیں شامل ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں قرار پایا کہ سنتوش نگر حلقہ کے لوگوں کی آپسی تعاون سے ہی اِس عارضی مسجد کی تعمیر کی جائے جس میں سبھی اشخاص اپنے اپنے استطاعت کے مطابق تعاون کرینگے۔

زمین کے متعلق فیصلہ ہوا کہ محترم عزیز حسین صاحب (مرحوم) آف پاکستان کی مسجد کے واسطے وقف کردہ ۴۴۰ گز کی زمین میں مسجد کی تعمیر کی جائے لہٰذا محترم امیر صاحب حیدر آباد نے مورخہ ۱۵-۱۱-۱۹۹۹ کو مسجد احمدیہ "مومن منزل" کی بنیاد رکھی اور اجتماعی دُعا کروائی۔ الحمد للہ

محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے افتتاحی تقریب میں اجتماعی دُعا کرائی۔ اِس مسجد کا افتتاح یکم رمضان المبارک مورخہ ۱۰-۱۲-۹۹ بروز جمعہ (Friday the 10th) بوقت نماز عصر ہوا۔ مسجد میں پہلی نماز محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے پڑھائی بعدہٗ درس بھی دیا۔ اِس موقعہ پر ۶۰۰ افراد جماعت کو افطار و کھانے میں مدعو کیا گیا تھا۔ لوگوں کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کر رہے تھے۔۔

اُڑیسہ کے طوفان سے متاثر احمدیوں کی خدمت

جماعت احمدیہ حیدر آباد کو اللہ کے فضل سے طوفان سے متاثر اُڑیسہ کے احمدیوں کی خدمات کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد کے جملہ افراد نے قریباً ۱۰۰ا جوڑوں سے زائد عورتوں مردوں اور بچوں کے کپڑے اپنے متاثر بھائیوں کیلئے پیش کئے۔ علاوہ ازیں دیگر ضروریات کی اشیاء بھی بھیجی گئیں۔ ایک نے اپنی دکان سے کثیر تعداد میں کمبل پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین) (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

تربیتی اجلاس مجلس انصار اللہ قادیان

مورخہ ۷-۲-۲۰۰۰ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ ننگل میں زیر صدارت محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر زعیم اعلیٰ انصار اللہ قادیان ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم تنویر احمد صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر نور الاسلام صاحب نے زیر عنوان الیکٹرانیک میڈیا کے بداثرات سے ہم کیسے بچ سکتے ہیں تقریر فرمائی۔ اس کے بعد صدارتی تقریر میں مولانا صاحب موصوف نے قادیان دار الامان کی مختصر تاریخ اور اُس میں سکونت رکھنے کی فضیلت اور ذمہ داریوں کے بارہ میں بڑے پُر لطف انداز میں تقریر کی۔ آخر میں موصوف نے دُعا کروائی۔ اس موقعہ پر صدر اجلاس نے سامعین کے بعض ضروری سوالات کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے۔ آخر میں مکرم مجید خان صاحب زعیم حلقہ ننگل نے حاضرین کی تواضع کی۔ (سید بشارت احمد منتظم عمومی مجلس انصار اللہ قادیان)

درخواست دُعا

☆ خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ مکرم ملک نذیر احمد درویش مرحوم اڑھائی ماہ سے فالج میں مبتلا ہیں۔ علاج چل رہا ہے۔ تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ تمام قارئین کرام سے والدہ محترمہ کی کامل شفایابی کیلئے، تمام پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ملک منیر احمد پشاوری قادیان)

☆ اسٹیٹ بینک آف انڈیا وارانسی کے منیجر جناب R.C.Singh ان دنوں اپنی اکلوتی شادی شدہ لڑکی کے سلسلہ میں کافی پریشان ہیں لڑکی کا نام Dipeka ہے۔ موصوف جماعت احمدیہ کے اصولوں سے بہت متاثر ہیں۔ پریشانی سے رہائی کیلئے بیٹی دیپکا کی کامیاب زندگی کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ)

☆۔ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بھاگل پور گرنے سے ٹانگ کی ہڈی میں فریکچر آگیا ہے جس کی وجہ سے اُٹھنا بیٹھنا دُشوار ہو چکا ہے۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔ (اعانت ۔/۱۴۰)

☆۔ محترمہ شمع مبارک صاحبہ اہلیہ مبارک عالم صاحب خان پور ملکی اپنی اور شوہر محترم اور بچوں کی صحت تندرستی اور عزیزم مبشر عالم میٹرک کا امتحان دینے والے ہیں کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (اعانت بدر ۔/۵۰ روپے)

☆ خاکسار نے کشمیر یونیورسٹی سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی ہے۔ لیکن عرصہ دراز سے بے روزگار ہے روزگار کے حصول کیلئے اور جملہ افراد خانہ کی صحت و تندرستی اور خوشحالی کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (گلزار احمد گنائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر)

☆ میرے بڑے بھائی صدر جماعت احمدیہ عادل آباد فالج کے مرض میں مبتلا ہیں کامل شفایابی کیلئے نیز بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (فاروق احمد خان نائب صدر عادل آباد)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 49 Thursday, 23 March 2000 Issue No: 12.

لازمی چندہ جات کے ضمن میں آمد کی معین تعریف

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء عظام نے جماعت کے ہر برسر روزگار فرد کو اپنی صحیح اور معین آمد کے مطابق لازمی چندہ جات (حصہ آمد / چندہ عام اور جلسہ سالانہ) ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ مگر جماعت کے بہت سے عہدیداران اور احباب و مستورات عدم علم کی بناء پر آمد کی تعریف میں اپنی اپنی توجیہات پیش کر کے قربانی کے اُس معیار پر پورا اترنے سے محروم ہو جاتے ہیں جو ادائیگی لازمی چندہ جات کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسے تمام عہدیداران و افراد جماعت کی آگاہی کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظور فرمودہ آمد کی وہ معین تعریف ذیل میں درج کی جاتی ہے جو زیر ریزولیوشن $\frac{\text{11-غم}}{\text{19-02-91}}$ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ریکارڈ ہو چکی ہے:-

"ہر قسم کا سرمایہ خواہ وہ زمین، مکان، مشینری / روپیہ یا ذاتی ہنر کی صورت میں ہو اس پر جو آمدن حاصل کی جائے گی اس پر چندہ واجب ہو گا۔ اسی طرح انعام، وظیفہ یا گزارہ جو نقدی کی صورت میں ہو اس پر بھی چندہ واجب ہو گا۔ مگر جو روپیہ ورثہ میں راس المال کے طور پر ملے وہ سرمایا سمجھا جائے گا نہ کہ آمد۔

نوٹ: طالب علمی کے وظیفوں پر شرح کا اطلاق نہیں ہو گا۔ طلباء سے یہ توقع رکھی جائے گی کہ وہ حسب حیثیت خود کچھ رقم معین کر کے جماعت سے افہام و تفہیم کے ذریعہ اس کے مطابق باقاعدہ چندہ ادا کریں۔
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

مُستثنیات:- (۱) گورنمنٹ ڈیوز از قسم ٹیکس۔ ریونیو۔ لوکل رینٹ۔ لازمی انشورنس وغیرہ جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد یا تجویز کئے گئے ہوں آمدنی شمار نہیں ہونگے۔ یعنی اُن کی منہائی کے بعد جو آمدنی رہے گی اس پر چندہ واجب ہو گا۔

(۲) ہر قسم کے Compensatory Allowances جو ان اخراجات کو پورا کرنے کیلئے ملیں جو مخصوص حالات کی بنا پر ضروری ہوں ان الاؤنسز پر چندہ واجب نہیں ہو گا۔ مثلاً کرایہ مکان الاؤنس، میڈیکل الاؤنس، ٹریولنگ الاؤنس Conveyance Allowance موٹر کار الاؤنس۔ وردی الاؤنس بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں والدین کو ملنے والا الاؤنس وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ: (۱) جب کرایہ مکان الگ طور پر ادا نہ ہو رہا ہو بلکہ Consolidated تنخواہ ملتی ہو تو کرایہ مکان کی اصل رقم جس کی انتہائی رقم میونسپل کارپوریشنوں والے شہروں اور پہاڑی مقامات پر رہائش رکھنے والوں کیلئے اُن کی تنخواہ کا 40% بطور کرایہ مکان شمار کی جائے گی اور دوسرے شہروں میں رہنے والوں کیلئے انتہائی رقم 20% ہو گی اور اس قدر رقم چندہ سے مستثنیٰ ہو گی۔ پنشن پانے والوں کیلئے بھی یہی قاعدہ ہو گا بشرطیکہ کرایہ مکان پنشن میں سے ہی ادا کر رہے ہوں۔

(۲) الف-اگر کوئی شخص کرایہ مکان الاؤنس کی رقم نقد وصول کر رہا ہو لیکن اس کی رہائش اپنے مکان میں ہو تو ایسی ملنے والی رقم چندہ سے مستثنیٰ نہیں ہو گی بلکہ اس پر چندہ واجب ہو گا۔

(ب) اسی طرح مذکورہ نوٹ کا اطلاق صرف انہی اشخاص پر ہو گا۔ جو عملاً کرایہ مکان پر رقم صرف کر رہے ہیں۔

۳-بے کاری الاؤنس سوشل سکیورٹی الاؤنس Old age Pension اور بیوگان کو ملنے والا الاؤنس وغیرہ چندہ سے مستثنیٰ نہیں ہونگے۔

۴-اگر جائیداد بنانے کیلئے قرض لیا جائے اور اس قرض کو اقساط میں واپس کیا جائے تو چندہ کی ادائیگی کیلئے ان اقساط کی رقم آمدنی میں سے وضع نہیں ہو گی۔ ہاں جو قرض لیا ہے اگر اسے آمد تصور کر کے اس پر چندہ ادا کرنے کے بعد جائیداد پر رقم لگائے تو پھر واپسی قرضہ کی اقساط پر چندہ واجب نہیں ہو گا۔ وہ منہا کر کے باقی پر چندہ ادا کریگا۔

۵-اگر کوئی فرد جماعت اپنے مستقل گزارہ کیلئے قرض پر انحصار کر رہا ہو تو وہ اس قرض پر بھی واجب چندہ ادا کریگا۔ ہاں جب اس قرض کی رقم واپس کرے گا تو اس وقت واپسی قرض کی رقم کو اپنی آمد سے منہا کرنے کے بعد اس پر چندہ ادا کریگا۔

۶-ہنر پیشہ یا دیگر پیشہ ور اور پریکٹشنرز اور زمیندارہ کے وہ اخراجات جو مندرجہ تعریف مذکورہ بالا کے حصول کیلئے برداشت کرنا پڑیں وہ بھی چندہ سے مستثنیٰ ہونگے۔

۷-زمیندارہ آمدنی میں سے علاوہ ان ڈیوز کے جو فقرہ نمبر ا میں درج ہیں قیمت بیج جو زمین میں ڈالا گیا اور خرچ زراعتی معاونین بھی وضع ہونگے۔ اور باقی ماندہ آمدنی پر چندہ واجب ہو گا۔

۸-ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ کی جو کٹوتی ہو اس کی رقم آمد میں سے وضع نہیں ہو گی تاہم جب یہ ملازم کو واپس ملے گا اس وقت اس پر چندہ واجب نہیں ہو گا۔ محکمہ کی طرف سے جو رقم ملے گی اس پر چندہ واجب ہو گا۔

۹-پنشن کی کمیوٹ شدہ رقم پر چندہ واجب ہو گا۔

جملہ امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی آمد کی اس معین تعریف کو پیش نظر رکھ کر اپنی جماعت کے ہر برسر روزگار احمدی کے بجٹ لازمی چندہ جات کا جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی بھی فرد خدا تعالیٰ کے حضور معیاری قربانی پیش کرنے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔
اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فرض منصبی کی مناسبت سے مقبول خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
(ناظر بیت المال آمد قادیان)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۰ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ کی شرائط

۱-درخواست دہندہ واقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔
۲-جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳-کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴-قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵-عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔
۶-حفظ کلاس کیلئے عمر ۱۰-۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔
۷-امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔
۸-درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹوگراف پاسپورٹ سائز ۱۵ جولائی ۲۰۰۰ء تک ارسال کریں۔

☆-تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔
☆-قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔
☆-امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہو گا۔
اردو: -ایک مضمون اور درخواست
انگلش: -مضمون-درخواست-اردو سے انگریزی-انگریزی سے اردو-گرامر
انٹرویو: -اسلامیات-جنرل نالج-انگلش ریڈنگ-اردو ریڈنگ-قرآن کریم ناظرہ
(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان

گزشتہ چند سال سے نظارت نشر و اشاعت قادیان ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ (مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری) کی زیر نگرانی ہی کام کر رہی تھی۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر کو ناظر نشر و اشاعت مقرر فرمایا ہے۔
لہذا عہدیداران جماعت آئندہ اشاعت لٹریچر، شعبہ سمعی و بصری اور بک سٹالز اور ڈش انٹینا وغیرہ کے متعلق براہ راست مکرم ناظر صاحب نشر و اشاعت سے خط و کتابت کیا کریں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری تصحیح: بدر ۲/مارچ ۲۰۰۰ء کے آخری صفحہ پر ایک اعلان "خصوصی تعاون اور دُعا کی درخواست" شائع ہوا ہے۔ جس میں تیسری لائن میں والدہ محترمہ کی بجائے غلطی سے والدہ مرحومہ شائع ہو گیا ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین
(ادارہ بدر)